

مولوی عبدالستار مرحوم کی قابل قدر تالیف  
”عربی کا معلم“ پر مبنی

# آسان عربی گرامر

حصہ چہارم

مترجم  
لطف الرحمن خان

مکتبہ انجمن خدام القرآن سندھ کراچی

قرآن اکیڈمی، خیابان راحت، درخشاں، ڈیفنس فیز VI، کراچی

فون: 5340022-23، فیکس: 5840009

ای میل: karachi@quranacademy.com

نام کتاب ————— آسان عربی گرامر (حصہ چہارم)

طبع اول (اکتوبر 2000ء) ————— 1000

طبع دوم (نومبر 2003ء) ————— 300

زیر اہتمام ————— شعبہ تعلیم و تدریس

انجمن خدام القرآن سندھ کراچی

مقام شاعت ————— قرآن اکیڈمی 'DM-55'

درخشاں، فیز VI، ڈیفنس کراچی

قیمت ————— 24/- روپے

## کراچی میں لائبریریز اور مکتبہ جات کے پتے

- 1- قرآن اکیڈمی، خیابان راحت، درخشاں، فیز 6، ڈیفنس فون: 5340022-23
- 2- 11 - داؤد منزل، نزد فریسکو سوئیٹ، آرام باغ فون: 2216586 - 2620496
- 3- حق اسکوائر، عقب اشفاق میموریل ہسپتال بلاک C-13، گلشن اقبال فون: 4993464-65
- 4- دوسری منزل، حق جمیئر، بالمقابل، بسم اللہ نقلی ہسپتال، کراچی ایڈمنسٹریشن سوسائٹی فون: 4382640
- 5- قرآن مرکز، نزد مسجد طیبہ، سیکٹر 35/A، زمان ماؤن، کورنگی نمبر 4 فون: 5078600
- 6- فلیٹ نمبر 2، محمدی منزل، بلاک 'K'، ماتھماظم آباد فون: 6674474
- 7- C-113، مادام اپارٹمنٹس، شاہراہ فیصل، نزد چھوٹا گیٹ، انٹرپورٹ فون: 4591442
- 8- قرآن اکیڈمی یمن آباد، فیڈرل بی ایریا بلاک 9 فون: 6337361
- 9- متصل محمدی آٹوز، اسلام چوک، سیکٹر 11 1/2، اورنگی ماؤن فون: 66901440
- 10- رضوان سوسائٹی بس اسٹاپ، یونیورسٹی روڈ۔ فون: 8143055

## فہرست

پیش لفظ	4
ہم نخرج اور قریب المخرج حروف کے قواعد	5
مثال	10
اجوف (حصہ اول)	16
اجوف (حصہ دوم)	19
ماقص (حصہ اول)	27
ماقص (حصہ دوم)	31
ماقص (حصہ سوم)	35
ماقص (حصہ چہارم)	36
القریف	42
صحیح غیر سالم اور مقتل افعال میں	
تغیرات کے قواعد کا خلاصہ	48
اسماء العدد (حصہ اول)	57
اسماء العدد (حصہ دوم)	64
اسماء العدد (حصہ سوم)	67
مرکب عددی	69
سبق الاسباق	74

## پیش لفظ

آسان عربی گرامر کے تین حصے مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور نے شائع کیے اور اب چوتھا حصہ انجمن خدام القرآن سندھ کراچی کے زیر اہتمام شائع کیا جا رہا ہے۔ اس حصے کے اکثر مشمولات جناب لطف الرحمن خان صاحب نے مرتب فرمائے ہیں۔ البتہ اسماء العدد اور مرکب عددی کے ابواب رقم نے مرتب کیے ہیں۔

الحمد للہ! آسان عربی گرامر حصہ چہارم کی اشاعت سے اس کتاب کی تکمیل ہو گئی ہے۔ ان حصوں کو سمجھ لینے کے بعد ایک طالب علم مزید موضوعات کے قواعد کا فہم دیگر کتب سے براہ راست حاصل کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ لہذا ان موضوعات پر اسباق اور مشقیں مرتب کرنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔

آسان عربی گرامر کو مرتب کرنے کی سعادت محترم جناب حافظ احمد یار صاحب مرحوم و مغفور کی رہنمائی میں جناب لطف الرحمن خان صاحب کو حاصل ہوئی۔ قرآن فہم کے حوالے سے ان دونوں حضرات کا ہم پر یہ ایسا احسان عظیم ہے جس کا بدلہ ادا کرنا ہمارے لئے ناممکن ہے۔ البتہ ہم سب پر لازم ہے کہ ہم ان کے حق میں دعا کریں کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ ان حضرات کو اپنی اس کتاب کی خدمت کا اتنا ہی عظیم بدلہ عطا فرمائے جتنا کہ عظیم خود اس کتاب کا مرتبہ و مقام ہے۔ آمین

نوید احمد

ایڈیٹر ڈائریکٹر

انجمن خدام القرآن سندھ کراچی

۳۰ ستمبر ۲۰۰۰ء

## ہم مخرج اور قریب المخرج حروف کے قواعد

۱: ۷ گزشتہ دو اسباق میں ہم نے ادغام اور فک ادغام کے جن قواعد کا مطالعہ کیا ہے ان کا تعلق "مثلیں" سے تھا یعنی جب ایک ہی حرف دو مرتبہ آجائے۔ اب ہمیں تین مزید قواعد کا مطالعہ کرنا ہے جن کا تعلق ہم مخرج اور قریب المخرج حروف سے ہے۔ لیکن ان قواعد کا دائرہ بہت محدود ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلے دو قواعدوں کا تعلق صرف باب الفاعل سے ہے جبکہ تیسرے قاعدہ کا تعلق صرف باب تفعّل اور باب تفاعل سے ہے۔ نیز یہ کہ متعلقہ حروف کتنی کے چند حروف ہیں جو آسانی سے یاد ہو جاتے ہیں۔

۲: ۷ پہلا قاعدہ یہ ہے کہ باب التعلیل کا فاعل اگر د، ذ یا ز میں سے کوئی حرف ہو تو باب الفاعل کی "ت" تبدیل ہو کر وہی حرف بن جاتی ہے جو فاعل پر ہے پھر اس پر ادغام کے قواعد کا اطلاق ہوتا ہے۔ مثلاً اذْخَلَ میں اذْخَلَ ہوگا۔ پھر جب "ت" تبدیل ہو کر "د" بنے گی تو یہ اذْخَلَ بنے گا پھر ادغام کے قاعدے کے تحت اذْخَلَ ہو جائے گا۔ اسی طرح سے اذْخَرَ پھر اذْخَرَ اور بالآخر اذْخَرَ ہو جائے گا۔

۳: ۷ دوسرا قاعدہ یہ ہے کہ باب الفاعل کا فاعل اگر ص، ض، ط، ظ میں سے کوئی حرف ہو تو باب الفاعل کی "ت" تبدیل ہو کر "ط" بن جاتی ہے۔ ایسی صورت میں ادغام کی ضرورت نہیں پڑتی، لہذا یہ کہ فاعل بھی "ط" ہو۔ مثلاً صَبَوَ باب الفاعل میں اَصْبَوُ بننا ہے لیکن اَصْبَوُ استعمال ہوتا ہے اسی طرح ض ر سے باب الفاعل میں اَضَوُ کے بجائے اَضَوُ اور بالآخر اَضَوُ اور ط ل ع سے اَطْلَعُ اور پھر اَطْلَعُ استعمال ہوتا ہے۔

۴: ۷ تیسرے قاعدے کا تعلق دس حروف سے ہے۔ پہلے ان حروف کو یاد کرنے کی ترکیب سمجھ لیں پھر قاعدہ سمجھیں گے۔ ایک کاغذ پر د، ذ سے لے کر ط، ظ تک حروف تہجی ترتیب وار لکھ لیں۔ پھر ان میں سے حرف "ر" کو حذف کر دیں اور شروع میں

"ث" کا اضافہ کر لیں۔ اس طرح مندرجہ ذیل حروف آپ کو آسانی سے یاد ہو جائیں گے :

ث د ذ ز س ش ص ض ط ظ

۵: ۷ تیسرا قاعدہ یہ ہے کہ باب تفعّل یا باب تفاعل کے فاعل پر اگر مذکور بالا حروف میں سے کوئی حرف آجائے تو ان ابواب کی "ت" تبدیل ہو کر وہی حرف بن جاتی ہے جو فاعل پر آیا ہے اس کے بعد ان پر ادغام کے قواعد کا اطلاق ہوتا ہے۔ ذیل میں ہم دونوں ابواب کی الگ الگ مثالیں دے رہے ہیں تاکہ آپ تبدیلی کے ہر مرحلہ کو اچھی طرح سمجھ لیں۔

۶: ۷ ذکر سے باب تفعّل میں تَدَكَّرَ بنتا ہے۔ پھر جب "ت" تبدیل ہو کر "ذ" بنے گی تو یہ تَدَكَّرَ ہو جائے گا۔ اب مثلیں یکجا ہیں اور دونوں متحرک ہیں چنانچہ ادغام کے قاعدہ کے تحت یہ تَدَكَّرَ ہو جائے گا جو پڑھنا نہیں جاسکتا اس لئے اس سے قبل ہمزة الوصل لگا میں گے اور یہ اَدَكَّرَ ہو جائے گا۔ اس فرق کو اچھی طرح نوٹ کرنا ضروری ہے کہ باب الفاعل میں اَدَكَّرَ اور باب تفعّل میں اَدَكَّرَ آتا ہے۔

۷: ۷ اسی طرح ث ق ل سے باب تفاعل میں تَقَالَّ بنتا ہے۔ جب "ت" تبدیل ہو کر "ث" بنے گی تو یہ تَقَالَّ بنے گا۔ مثلیں یکجا ہیں اور دونوں متحرک ہیں چنانچہ ادغام کے قاعدہ کے تحت یہ تَقَالَّ ہو جائے گا جو پڑھنا نہیں جاسکتا اس لئے اس سے قبل ہمزة الوصل لگا میں گے اور یہ اَتَقَالَّ ہو جائے گا۔

۸: ۷ اب یہ بات بھی نوٹ کر لیں کہ مذکور بالا تیسرا قاعدہ اختیاری ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ باب تفعّل اور باب تفاعل میں مذکورہ حروف سے شروع ہونے والے الفاظ تبدیلی کے بغیر اور تبدیل شدہ دونوں شکلوں میں استعمال ہو سکتے ہیں یعنی تَدَكَّرَ بھی درست ہے اور اَدَكَّرَ بھی۔ اسی طرح تَقَالَّ بھی درست ہے اور اَتَقَالَّ بھی درست ہے۔

۹: ۷ یہ بھی نوٹ کر لیں کہ باب تفعّل اور تفاعل کے فعل مضارع کے جن صیغوں میں دو "ت" یکجا ہو جاتی ہیں وہاں ایک "ت" کو گر ادینا جائز ہے مثلاً تَدَكَّرَ اور تَدَكَّرُوا



درست ہیں۔ اسی طرح تَمَسَّأَلُ اور تَمَسَّأَلُ دونوں درست ہیں۔

### ذخیره الفاظ

ذ ک ر : ذَكَّرَ (ن) ذَكَّرَا یا دکرنا (افعال + تفعیل) یاد کرنا، یاد دلانا  
(تفعیل) کوشش کر کے یاد دہانی حاصل کرنا - ذَكَّرَ یا دہاں، نصیحت  
ص ر ف : صَرَفَ (ض) صَرَفَا ہٹانا، خرچ کرنا، (تفعیل) پھیرنا  
د ر ک : (افعال) کسی چیز کی غایت کو پہنچنا، بات کو پایا، (تفاعیل) لاحق ہونا  
غ و ر : غَوَّرَ (ن) غَوَّرَا پستی کی طرف آنا، مَغَارَہ، مَغَارَہ پستی کی جگہ، غار  
س ب ق : سَبَقَ (ن-ض) سَبَقَا آگے بڑھنا،

(مفاعله + تفاعیل + افعال) آگے بڑھنے میں مقابلہ کرنا

د خ ل : دَخَلَ (ن) دَخَلُوا داخل ہونا (افعال) مشقت سے داخل ہونا، گھسنا  
ص ب ر : صَبَرَا (ص) صَبَرَا برداشت کرنا، رکنا (افعال) مشقت سے ڈلے رہنا  
ط ه ر : طَهَّرَا (ف) طَهَّرَا دور کرنا، (ن-ک)، طَهَّرَا، طَهَّرَا پاک ہونا  
(تفعیل) کوشش کر کے خود سے میل پچیل دور کرنا، پاک ہونا

د ر ء : دَرَّءَا (ف) دَرَّءَا زور سے دھکیلنا، ہٹانا، (تفاعیل) بات کو ایک دوسرے پر ڈالنا  
ص د ق : صَدَّقَ (ن) صَدَّقَا سچ بولنا، وعدہ پورا کرنا، بے لوث نصیحت کرنا،  
(تفعیل) بدلہ کی خواہش کے بغیر دینا، خیرات دینا

ث ق ل : ثَقَّلَ (ن) ثَقَّلَا بھاری ہونا، (تفاعیل) کسی طرف جھکنا، مائل ہونا

س ء ل : سَأَلَ (ف) سَأَلَا مانگنا، پوچھنا، (تفاعیل) ایک دوسرے سے پوچھنا، مانگنا

ص ن ع : صَنَعَ (ف) صَنَعَا بنانا، (افعال) بنانے کا حکم دینا، جن لینا

ض ع ف : ضَعَفَ (ف) ضَعَفَا زیادہ کرنا، (ن-ک) ضَعَفَا کمزور ہونا، (مفاعله) دو چند کرنا

ز م ل : زَمَلَا (ن-ض) زَمَلَا ایک جانب جھکے ہوئے دوڑنا، (تفعیل) لپٹنا

د ث ر : كَثَّرَ (ن) كَثَّرَا مٹنے لگنا، بڑھاپے کے آثار ظاہر ہونا (تفعیل) اوڑھنا

ش ق ق : شَقَّ (ن) شَقََّا پھاڑنا (تفعیل) پھٹ جانا

ل ج ء : لَجَّ (ف) لَجََّا پناہ لینا

ض ر ر : ضَرَّ (ن) ضَرََّا تکلیف دینا، مجبور کرنا (افعال) مجبور کرنا

ن ف ر : نَفَّرَ (ن-ض) نَفَّرَا بدلنا

### مشق نمبر ۶۶ (الف)

مندرجہ ذیل مادوں سے ان کے ساتھ دیئے گئے ابواب میں اصلی اور تبدیلی شدہ شکل دونوں کی صرف صغیر کریں :

(i) دخل (افعال) (ii) صدق (تفعیل) (iii) سئل (تفاعیل)

(iv) ضرر (افعال) (v) طهر (تفعیل) (vi) درک (تفاعیل)

### مشق نمبر ۶۶ (ب)

مندرجہ ذیل اسماء و افعال کی قسم 'مادہ' باب اور صیغہ بتائیں :

(۱) يَذْكُرُ (۲) يَنْذَرُ (۳) تَذَارَكُ (۴) اَذْرَكَ

(۵) تَسْبِيحُ (۶) مَدَّحَلَا (۷) اِصْطَبَرُ (۸) مُطَهَّرَةٌ

(۹) اِذَا رَأَيْتُمْ (۱۰) مُتَطَهِّرِينَ (۱۱) تَصَدَّقْ (۱۲) اِذَا قُلْتُمْ

(۱۳) لَنْ تَصْدَقُوا (۱۴) يَنْطَهَرُونَ (۱۵) مُطَهَّرِينَ (۱۶) يَتَسَاءَلُونَ

(۱۷) اِصْطَنَعَتْ (۱۸) مُصَدِّقُونَ (۱۹) مُتَصَدِّقَاتٌ (۲۰) الْمَرْمَلُ

(۲۱) الْمَلْبَسُ (۲۲) يَشَقُّ (۲۳) اَضْطَرُّ

## مشق نمبر ۶۶ (ج)

مندرجہ ذیل قرآنی عبارتوں کا ترجمہ کریں :

- (۱) وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ (۲) أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ (۳) كَذَلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتَى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ (۴) وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ (۵) إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَذَكَّرُونَ (۶) وَلَقَدْ ضَرَبْنَا فِي هَذَا الْقُرْآنِ لَيْلَةً نَّكُرًا (۷) يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ مَا سَعَى (۸) لَوْلَا أَن تَدَارَكْهُ نِعْمَةٌ مِّن رَّبِّهِ (۹) بَلِ إِذَا ذُكِّرَ بِآيَاتِنَا إِذَا ذُكِّرُوا بِهَا جَمِيعًا (۱۰) حَتَّىٰ إِذَا ذُكِّرُوا بِهَا جَمِيعًا (۱۱) إِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا (۱۲) لَّوِيَجِدُونَ مَلَجًا أَوْ مَخْرَجًا (۱۳) فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهِ (۱۴) وَلَهُمْ فِيهَا أَرْوَاحٌ مُّطَهَّرَةٌ (۱۵) وَإِذْ قُلْتُمْ نَفْسًا فَإِذَا رَأَوْا نَمًّا فِيهَا (۱۶) إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ (۱۷) وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ (۱۸) فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ (۱۹) مَا لَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمْ اتَّقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِنَّا قُلْنَا إِلَى الْأَرْضِ (۲۰) لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُونَنَّ مِنَ الصَّالِحِينَ (۲۱) فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ (۲۲) وَكَذَلِكَ بَعَثْنَاهُمْ لَيِّسَاءً لِّوَلِيَّتِهِمْ (۲۳) وَاصْطَلَفْتَكَ لِنَفْسِي (۲۴) وَالْخَشِيعِينَ وَالْخَشِيعَاتِ (۲۵) إِنَّ الْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَأَقْرَضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا يُضَاعَفْ لَهُمْ (۲۶) بِآيَاتِهَا الْمُرْمَلُ (۲۷) بِآيَاتِهَا الْمَذْكُورُ (۲۸) وَإِنَّ مِنْهَا لَمَّا يَشَقُّ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَاءُ (۲۹) ثُمَّ اضْطُرَّةٌ إِلَى عَذَابِ النَّارِ (۳۰) يَوْمَ تَشَقُّ السَّمَاءُ

## مثال

- ۱ : ۱ پیراگراف ۵ : ۱۵ میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ کسی فعل کے فاعل کی جگہ اگر کوئی حرف علت یعنی "و" یا "ی" آجائے تو اسے مثال کہتے ہیں۔ اب آپ یہ بھی نوٹ کر لیں کہ فاعل کی جگہ اگر "و" ہو تو اسے مثالِ واوی اور اگر "ی" ہو تو اسے مثالِ یائی کہتے ہیں۔ ان شاء اللہ اس سبق میں ہم مثال میں ہونے والی تبدیلیوں کے قواعد کا مطالعہ کریں گے۔
- ۲ : ۱ مثال میں ثلاثی مجرد سے فعل ماضی معروف اور مجہول میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ البتہ مزید فیہ سے ماضی کے چند ایک صیغوں میں تبدیلی ہوتی ہے۔ مثالِ یائی میں مثالِ واوی کی نسبت کم تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں۔ بہر حال جو بھی تبدیلیاں ہوتی ہیں ان میں سے زیادہ تر مندرجہ ذیل قواعد کے تحت ہوتی ہے :
- ۳ : ۱ مثالِ واوی میں ثلاثی مجرد کے فعل مضارع معروف میں تبدیلی ہوتی ہے۔ اس کا قاعدہ یہ ہے کہ مثالِ واوی اگر باب فَعَّح، ضَرَبَ یا حَسِبَ سے ہو تو اس کے مضارع معروف کی "و" گر جاتی ہے جیسے وَهَبَ (ف) "عطا کرنا" کا مضارع يَوْهَبُ کے بجائے يَهَبُ، وَعَدَ (ض) "وعدہ کرنا" کا مضارع يُوْعِدُ کے بجائے يَعِدُ اور وَرِثَ (ح) "وارث ہونا" کا مضارع يَوْرِثُ کے بجائے يَرِثُ ہوگا۔ اس قاعدہ کا اطلاق باب سَمِعَ کے ان افعال پر بھی ہوگا جن کے مادے میں حرفِ طلی (ع، ح، غ، خ) آجائیں جیسے وَسِعَ (س) "پھیل جانا، وسیع ہونا" کا مضارع يُوْسِعُ کے بجائے يَسِعُ اور وَطِئَ (س) "روندا" کا مضارع يُوْطِئُ کے بجائے يَطْوِئُ استعمال ہوتا ہے۔ البتہ باب سَمِعَ کے دیگر افعال پر اس قاعدہ کا اطلاق نہیں ہوتا جیسے وَجَلَّ (س) "ڈرلگنا" کا مضارع يَوْجَلُّ عی ہوگا۔
- ۴ : ۱ باب نَصَرَ سے مثالِ واوی یا مثالِ یائی کا کوئی فعل استعمال نہیں ہوتا جبکہ

باب سَکُومَ پر مذکور ہوا لا قاعدے کا اطلاق نہیں ہوتا جیسے وَخَذَ (ک) "اکیلا ہونا" کا مضارع یُوْخِذُ عی ہوگا۔

۵ : اے مضارع مجہول میں مذکور ہوا لا قاعدے کے تحت گری ہوئی "و" دلپس آ جاتی ہے مثلاً یَهْبُ کا مجہول یُفْعَلُ کے وزن پر یُوْهَبُ یَعْدُ کا یُوْغَدُ اور یُوْثُ کا یُوْزُٹ ہوگا۔

۶ : اے دوسرا قاعدہ جو مثال میں استعمال ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ "و" ساکن کے ماقبل اگر کسرہ ہو تو "و" کو "ی" میں بدل دیتے ہیں یعنی ی = و ی اور اگر "ی" ساکن کے ماقبل ضمہ ہو تو "ی" کو "و" میں بدل دیتے ہیں یعنی ی = و مثلاً یُوْجَلُ کا فعل امر یُوْجَلُ بنتا ہے جو اس قاعدے کے تحت یُوْجَلُ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح یُقْطُ (ک) بیدار ہونا سے باب افعال میں یُقْطُ یُقِطُ بنتا ہے اور اس کا مضارع اس قاعدہ کے تحت تبدیل ہو کر یُوْقِطُ ہو جاتا ہے۔

۷ : اے تیسرے قاعدے کا تعلق صرف باب افعال سے ہے۔ اس باب میں مثال کے الفاظ کلمہ کی "و" یا "ی" کو "ت" میں تبدیل کر کے افعال کی "ت" میں مدغم کر دیتے ہیں۔ یہ بات نوٹ کر لیں کہ "و" کو تبدیل کرنا لازمی ہے جب کہ "ی" کی تبدیلی اختیاری ہے۔ مثلاً و ص ل سے باب افعال میں ماضی معروف یُوْصَلُ بنتا ہے جو اس قاعدہ کے تحت یُقْصَلُ اور پھر یُقْصَلُ ہو جائے گا۔ اسی طرح ی س ر سے باب افعال میں ماضی معروف یُنْسَرُ بھی استعمال ہوتا ہے اور یُنْسَرُ بھی۔

۸ : اے آپ کو یاد ہوگا کہ مہموز الفاظ میں صرف ایک فعل یعنی اَخَذَ کا ہمزہ باب افعال میں تبدیل ہو کر "ت" بنتا ہے مگر مثال وادی سے باب افعال میں آنے والے تمام افعال میں "و" کی "ت" میں تبدیلی لازمی ہے۔ خیال رہے کہ مثال وادی سے باب افعال کی تعداد زیادہ ہے جبکہ مثال یائی سے باب افعال میں کل تین یا چار افعال آتے ہیں۔

۹ : اے مثال وادی سے فعل مضارع میں جن افعال کی "و" گر جاتی ہے، ان کے مصدر اگر

فَعَلَ یا فَعْلُ کے وزن پر آئیں تو بعض دفعہ یہ مصدر صحیح وزن پر بھی استعمال ہوتے ہیں اور بعض دفعہ ان میں تبدیلی ہوتی ہے جس کا طریقہ یہ ہے کہ مصدر کا فاعل کلمہ یعنی "و" گرا دیتے ہیں۔ اب ساکن عین کلمہ کو عموماً کسرہ دیتے ہیں البتہ اگر مضارع مفتوح العین ہو تو فتح بھی دے سکتے ہیں۔ آخر میں لام کلمہ کے آگے "ة" کا اضافہ کر دیتے ہیں۔ اس طرح تبدیل شدہ مصدر غَلَّة یا غَلَّة کے وزن پر آتا ہے مثلاً:

وَسَع .. يَسَعُ (بھیل جانا) سے وَسِعَ اور سَعَة

وَصَلَ .. يَصِلُ (جوڑنا۔ ملانا) سے وَصَلَ اور حِلَّة

وَهَب .. يَهَبُ (عطا کرنا) سے وَهَبَ اور هَبَة

وَصَف .. يَصِفُ (کیفیت بتانا) سے وَصَفَ اور صِفَة وغیرہ

۱۰ : اے مثال وادی میں ایسے افعال کی تعداد زیادہ ہے جن کے مصادر صحیح وزن (فَعْلُ یا فَعْلُ) اور تبدیل شدہ وزن (غَلَّة یا غَلَّة) دونوں طرح استعمال ہوتے ہیں۔ تاہم مثال وادی کے کچھ افعال ایسے بھی ہیں جن کا مصدر صرف صحیح وزن پر استعمال ہوتا ہے مثلاً وَقَعَ (ف) واقع ہونا کا مصدر صرف وَقَعَ اور وَهَنَ (ض) کمزور یا ہلکا ہونا کا مصدر صرف وَهَنَ عی آتا ہے۔ جبکہ کچھ الفاظ ایسے بھی ہیں جن کے مصدر صحیح وزن پر استعمال نہیں ہوتے بلکہ صرف تبدیل شدہ وزن پر ہی آتے ہیں جیسے وَثِقَ (ح) بھروسہ کرنا کا مصدر صرف ثِقَة عی استعمال ہوتا ہے۔

۱۱ : اے مثال وادی کے چند اور الفاظ قرآن کریم میں قواعد سے ہٹ کر استعمال ہوئے ہیں۔ آپ انہیں یاد کر لیں یُوْسِنُ (س) اونگھنا کا مضارع یُوْسِنُ بنتا ہے۔ اس میں "و" نہیں گری لیکن اس کا مصدر یُسِّنُ استعمال ہوا ہے۔ اسی طرح وَقِثْتُ اور وَخِذْتُ کی "و" ہمزہ میں تبدیل کر کے اقِثْتُ اور اَخِذْتُ استعمال کیا گیا ہے۔



### ذخیرہ الفاظ

- وج د: وَجَدَ (ض) وَجَدًا، جَمَعًا مستغنی ہوا، پانا  
 وض ع: وَضَعَ (س) سَعَةً کشادہ ہوا  
 وعد: وَعَدَ (ض) وَعْدًا، عِدَّةً وعدہ کرنا  
 وض ع: وَضَعَ (ف) وَضْعًا، ضِعَّةً گرانا، خلق کرنا، رکھنا  
 وکل: وَكَلَّ (ض) وَكَلًّا سپرد کرنا (تفعّل) لَهُ کامیابی کا ضامن ہونا،  
 علیہ کامیابی کے لئے بھروسہ کرنا  
 وذر: وَذَرَ (ف) وَذْرًا چھوڑنا، چیرنا  
 وعظ: وَعَظَ (ض) كَوْعَظًا، عِظَةً نصیحت کرنا  
 وق ع: وَقَعَ (ف) كَوْقُوعًا گرنا، واقع ہونا (انعال) واقع کرنا، پھنسا دینا  
 وزر: وَزَرَ (ض) وَزْرًا، زَرْقًا بوجھ اٹھانا وَزْرًا بوجھ، وَزْرًا پہاڑ میں جائے پناہ  
 وزن: وَزَنَ (ض) وَزْنًا، زِنَةً تولنا، وزن کرنا  
 ول ج: وَلَجَ (ض) كَوْلُوجًا، لَجَجَةً داخل ہونا (افعال) داخل کرنا  
 یق ن: يَقِنُ (س) يَقْنًا واضح ہونا، ثابت ہونا (افعال + استفعال) یقین کرنا  
 ودع: وَدَعَ (ف) وَدْعًا، دِعَةً سکون سے کسی چیز کو چھوڑ دینا  
 (استفعال) بطور امانت رکھنا  
 وصل: وَصَلَ (ض) وَصَلًا، صِلَةً جوڑنا، ملانا  
 یس ر: يَسُرُّ (ض) يَسْرًا آسان ہونا (تفعیل) آسان کرنا،  
 يَسْرًا آسانی، خوشحالی  
 ورجل: وَجَلَّ ذُرًّا، خُوفَ محسوس کرنا  
 ورث: وَرِثَ (ح) وَرْثًا، رِثَةً وارث ہونا (افعال) وارث بنانا

### مشق نمبر ۶۷ (الف)

مندرجہ ذیل مادوں سے ان کے ساتھ دیئے گئے ابواب میں اصلی اور تبدیلی شدہ شکل دونوں کی صرف صغیر کریں:

- |                     |                 |                 |
|---------------------|-----------------|-----------------|
| (i) وض ع (ف)        | (ii) وج د (ض)   | (iii) وج ل (س)  |
| (iv) یق ن (افعال)   | (v) وکل (تفعّل) | (vi) وک (افعال) |
| (vii) ودع (استفعال) |                 |                 |

### مشق نمبر ۶۷ (ب)

مندرجہ ذیل اسماء و افعال کی قسم، مادہ، باب اور صیغہ بتائیں:

- (۱) يَعْلَمُ (۲) وَضَعْتُ (۳) وَضَعَ (۴) سَعَةً (۵) تَوَكَّلْ (۶) مِيعَادُ  
 (۷) عِظْ (۸) يُوقِعْ (۹) يَزِرُونَ (۱۰) يُوعِظُونَ (۱۱) مَوَازِينُ (۱۲) يَلِجُ  
 (۱۳) وَجَدْنَا (۱۴) وَعَلَمْنَا (۱۵) يُوقِنُونَ (۱۶) دُرٌّ (۱۷) مُسْتَوْدَعٌ  
 (۱۸) مُتَوَكِّلُونَ (۱۹) يُوصِلُ (۲۰) قَعُورًا (۲۱) فَلْيَتَوَكَّلْ (۲۲) لَا تَوَجَّلْ  
 (۲۳) تَزِرُ (۲۴) زَنُوا (۲۵) يَسِرُ (۲۶) يُولِجُ (۲۷) وَارِثَةٌ  
 (۲۸) مُتَكِنُونَ (۲۹) يَسْرُونَ (۳۰) مِيزَانٌ (۳۱) لَا تَذَرُ (۳۲) يَسْتَيْقِنُ

### مشق نمبر ۶۷ (ج)

مندرجہ ذیل قرآنی عبارتوں میں افعال مثال کی عربی حالت اور اس کی وجہ بتائیں۔  
 پھر مکمل عبارت کا ترجمہ کریں:

- (۱) فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ (۲) وَلَمْ يَكُنْ سَعَةً مِنَ الْمَالِ

(۳) الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ (۴) فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ انِّي وَضَعْتُهَا أُنْثَىٰ (۵) إِنَّ أَوَّلَ تَيْبٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَيْكَةِ (۶) فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ (۷) إِنَّكَ لَا تَخْلِفُ الْمِيعَادَ (۸) مَا كَانَ اللَّهُ لِيُذِلَّ الْمُؤْمِنِينَ (۹) فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَهُمْ (۱۰) وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا مَا يُوعَظُونَ بِهِ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ (۱۱) إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ (۱۲) وَهُمْ يَحْمِلُونَ أَوْزَارَهُمْ عَلَى ظُهُورِهِمْ أَلَا سَاءَ مَا يَزُرُونَ (۱۳) وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (۱۴) وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يُلَاحِظَ فِي سَمِّ الْخِيَامِ (۱۵) قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا (۱۶) وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ (۱۷) وَقَالُوا ذُرْنَا نَكُنْ مَعَ الْقَائِدِينَ (۱۸) وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرُّهَا وَمُسْتَوْدَعُهَا (۱۹) عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ (۲۰) وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ (۲۱) وَنَفُخَتْ فِيهِ مِنْ رُوحِي فَفَعَلُوا لَهُ سَاجِدِينَ (۲۲) قَالُوا لَا تَوْجَلْ (۲۳) وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ (۲۴) وَأَوْفُوا الْكَيْلَ إِذَا كِلْتُمْ وَزَنُوا بِالْقَيْسِطِ الْمُسْتَقِيمِ (۲۵) رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي (۲۶) أَلَيْسَ لِي بِرُتُونٍ الْفُؤَادُوسِ (۲۷) سَوَاءٌ عَلَيْنَا أَوَعَضْتَ أَمْ لَمْ تَكُنْ مِنَ الْوَاعِظِينَ (۲۸) إِنَّ اللَّهَ يُوَلِّجُ الْبَلَّ فِي النَّهَارِ (۲۹) عَلَى الْأَرْبَابِ مُتَكِنُونَ (۳۰) وَأَوْرَثْنَا بَنِي إِسْرَآئِيلَ الْكِتَابَ (۳۱) فَلِئِمَّا يَسْرِتُمْ إِلَيْكُمْ فَتُكُونُونَ (۳۲) وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ (۳۳) رَبِّ لَا تَقْذُرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ (۳۴) لِيَسْتَقِيمَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ

## اجوف (حصہ اول)

۱: ۷ پیرا گراف ۵ : ۶۵ میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ جس فعل کے عین کلمہ کی جگہ کوئی حرف علت "و" یا "ی" آجائے تو اسے اجوف کہتے ہیں۔ اب یہ بھی نوٹ کر لیں کہ عین کلمہ کی جگہ اگر "و" ہو تو اسے اجوف وادی اور اگر "ی" ہو تو اسے اجوف یائی کہتے ہیں۔ ان شاء اللہ اس سبق میں ہم اجوف میں ہونے والی تبدیلیوں کے قواعد کا مطالعہ کریں گے۔

۲: ۷ اجوف کا قاعدہ نمبر ۱ یہ ہے کہ حرف علت (و/ی) اگر متحرک ہو اور اس کے ماقبل فتح (زبر) ہو تو حرف علت کو الف میں تبدیل کر دیتے ہیں جیسے قَوْل سے قَالَ (اس نے کہا) 'بَيْع سے بَاع (اس نے سود کیا) ' نَبَل سے نَالَ (اس نے پایا) 'خَوْف سے خَاف (وہ ڈرا) اور طَوْل سے طَالَ (وہ لمبا ہوا) وغیرہ۔

۳: ۷ اجوف کا قاعدہ نمبر ۲ یہ ہے کہ حرف علت (و/ی) اگر متحرک ہو اور اس کا ماقبل ساکن ہو تو حرف علت اپنی حرکت ماقبل کو منتقل کر کے خود حرکت کے موافق حرف علت میں تبدیل ہو جاتا ہے، جیسے خَوْف (س) کا مضارع يَخْوِفُ بنتا ہے۔ اس میں حرف علت متحرک اور ماقبل ساکن ہے، اس لئے پہلے یہ يَخْوِفُ ہوگا اور پھر يَخَافُ ہو جائے گا۔ اسی طرح قَوْل (ن) کا مضارع يَقُولُ پہلے يَقُولُ ہوگا اور پھر يَقُولُ ہی رہے گا۔ بَيْع (ض) کا مضارع يَبِيعُ پہلے يَبِيعُ ہوگا اور پھر يَبِيعُ ہی رہے گا۔

۴: ۷ اجوف کا قاعدہ نمبر ۳ (الف) یہ ہے کہ اجوف کے عین کلمے کے مابعد حرف پر اگر علامت سکون ہو، خواہ ساکن ہونے کی وجہ سے یا مجزوم ہونے کی وجہ سے، تو دونوں صورتوں میں عین کلمہ کا اصلی یا تبدیل شدہ حرف علت گر جاتا ہے۔ اس کے بعد فاکلمہ کی حرکت کا فیصلہ قاعدہ نمبر ۳ (ب) کے تحت کرتے ہیں۔



۵ : ۷۲ اجوف کا قاعدہ نمبر ۳ (ب) یہ ہے کہ حرف علت گرنے کے بعد فاعلمہ پر غور کرتے ہیں۔ اگر :

(i) فاعلمہ اصلاً ساکن تھا اور دوسرے قاعدے کے تحت انتقال حرکت کی وجہ سے متحرک ہوا ہے تو اس کی حرکت برقرار رہے گی۔

(ii) فاعلمہ اصلاً مفتوح تھا تو اس کی فتح کو ضمنہ یا کسرہ میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ اس کا اصول یہ ہے کہ اس فعل کا مضارع اگر مضموم الحین (باب نَصْوٍ یا نَكْوَمٍ) ہے تو ضمنہ دیتے ہیں ورنہ کسرہ۔ اب آپ اس قاعدہ کو چند مثالوں کی مدد سے سمجھ لیں۔

۶ : ۷۲ پہلے ہم وہ مثالیں لیتے ہیں جہاں انتقال حرکت ہوتی ہے۔ خُوف (س) کے مضارع کی اصلی شکل یُخَوِّفُ بنتی ہے۔ جب گردان کرتے ہوئے ہم جمع مؤنث غائب کے صیغہ پر پہنچیں گے تو اس کی اصلی شکل یُخَوِّفْنَ ہوگی۔ اب صورتحال یہ ہے کہ حرف علت متحرک ہے اور ما قبل ساکن ہے اس لئے یہ اپنی حرکت ما قبل کو منتقل کر کے خود الف میں تبدیل ہو جائے گا تو شکل یُخَوِّفْنَ ہو جائے گی۔ اب لام کلمہ پر علامت سکون ہے اس لئے قاعدہ نمبر ۳ (الف) کے مطابق الف گر جائے گا اور قاعدہ نمبر ۳ (ب) کے مطابق فاعلمہ کی حرکت چونکہ منتقل شدہ ہے اس لئے وہ برقرار رہے گی۔ اس طرح استعمالی شکل یُخَفِّنُ ہوگی۔ اسی طرح قَوْل (ن) سے یَقُولُنَّ پہلے اور یَقُولُنَّ ہوگا اور یَتَّبِع (ض) سے یَتَّبِعُنَّ پہلے یَتَّبِعُنَّ اور پھر یَتَّبِعُنَّ ہوگا۔

۷ : ۷۲ اب ہم وہ مثالیں لیتے ہیں جہاں فاعلمہ اصلاً مفتوح ہوتا ہے خُوف (س) سے ماضی کی گردان کرتے ہوئے ہم جمع مؤنث غائب کے صیغہ پر پہنچیں گے تو اس کی اصلی شکل یُخَوِّفْنَ ہوگی۔ اب صورتحال یہ ہے کہ حرف علت متحرک ہے اور اس کے ما قبل فتح ہے اس لئے "و" تبدیل ہو کر الف بنے گی تو شکل یُخَوِّفْنَ ہو جائے گی۔ اب لام کلمہ پر علامت سکون ہے۔ اس لئے قاعدہ نمبر ۳ (الف) کے تحت الف گر جائے گا۔ پھر قاعدہ نمبر ۳ (ب) کے

تحت ہم نے دیکھا کہ فاعلمہ اصلاً مفتوح ہے اس لئے اس کی فتح کو ضمنہ یا کسرہ میں بدلنا ہوگا۔ چونکہ مضارع مضموم الحین نہیں ہے اس لئے فتح کو کسرہ میں تبدیل کریں گے تو استعمالی شکل یُخَفِّنُ ہوگی۔ اسی طرح قَوْل (ن) سے قَوْلُنَّ پہلے قَوْلُنَّ اور پھر قَوْلُنَّ ہوگا اور یَتَّبِع (ض) سے یَتَّبِعُنَّ پہلے یَتَّبِعُنَّ اور پھر یَتَّبِعُنَّ ہوگا۔

۸ : ۷۲ انتقال حرکت والے قاعدہ نمبر ۲ کے مستثنیات (Exceptions) کی فہرست ذرا طویل ہے۔ آپ کو انہیں یاد کرنا ہوگا۔

- (۱) اسم الاثالة جیسے مَكْبَاتُ (بائپنے کا آلہ) مَسْنُونُ (کپڑے بننے کی کھڈی) 'مَسْنُونُ (کدال)، مَضْبِذَةُ (پھندا) وغیرہ بغیر تبدیلی کے استعمال ہوتے ہیں۔
- (۲) اسم التفضیل جیسے اقْوَمُ (زیادہ پائیدار) 'اَطْلَبُ (زیادہ دبا کیزہ) وغیرہ اسی طرح استعمال ہوتے ہیں۔
- (۳) الوان و عیوب کے مذکر کا وزن اَفْعُلُ جیسے اَسْوَدُ (سیاہ) اَبْيَضُ (سفید) وغیرہ۔
- (۴) الوان و عیوب کے مزید فیہ کے ابو اب جیسے اَسْوَدُ يَسْوُدُ (سیاہ ہونا) اَبْيَضُ يَبْيَضُ (سفید ہونا) وغیرہ
- (۵) افعال تعجب (جو اَفْعَلْہ اور اَفْعِلْہ کے وزن پر آتے ہیں) جیسے مَا اَطْلَوْلُہ یا اَطْلَوْلُہ (وہ کتنا لمبا ہے) مَا اَطْلَيْتْہ یا اَطْلَيْتْہ (وہ کتنا پائیدار ہے) وغیرہ

### مشق نمبر ۶۸

قول (ن) ب ی ع (ض) اور خ وف (س) سے ماضی معروف اور مضارع معروف میں اصلی اور تبدیل شدہ شکل، دونوں کی صرف کبیر کریں۔

## اجوف (حصہ دوم)

۱ : ۷۳ گزشتہ سبق میں ہم نے اجوف کے کچھ قواعد سمجھ کر صرف کبیر پر ان کی مشق

کر لی۔ اس سبق میں اب ہم صرف صغیر کے حوالہ سے کچھ باتیں سمجھیں گے۔ اس کے علاوہ محدود دائرہ کار والے کچھ مزید قواعد کا مطالعہ بھی کریں گے۔

۲ : ۷۳ اجوف سے فعل امر بنانے کے لئے کسی نئے قاعدہ کی ضرورت نہیں پڑتی بلکہ

گزشتہ سبق کے قاعدہ نمبر ۲ اور ۳ کا ہی اطلاق ہوتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے (س) سے فعل مضارع کی اصلی شکل **يَخْوِفُ** اور فعل امر کی اصلی شکل **اِخْوِفْ** بنتی ہے۔ قاعدہ نمبر ۲ کے تحت "و" اپنی حرکت ماقبل کو منتقل کر کے الف میں تبدیل ہوگی اور ناقلمہ متحرک ہو جانے کی وجہ سے ہمزہ

الوصل کی ضرورت باقی نہیں رہے گی۔ اس طرح یہ **اِخْوِفْ** ہو جائے گا۔ پھر قاعدہ نمبر ۳ (الف) کے تحت الف گرے گا اور قاعدہ ۳ (ب) کے تحت ناقلمہ پر منتقل شدہ حرکت برقرار رہے گی۔ اس طرح فعل امر **اِخْوِفْ** بنے گا۔ اسی طرح **قَوْلٌ** کا فعل امر **اِقْوُلْ** سے **قُولٌ** اور پھر **قُلْ** ہوگا اور **بِیْعٌ** (ض) کا فعل امر **اِبِیْعْ** سے **بِیْعٌ** اور پھر **بِیْعٌ** ہوگا۔

۳ : ۷۳ ثلاثی مجرد سے اسم الفاعل بنانے کے لئے اس کے وزن **فَاعِلٌ** کے سین کلمہ پر آنے والے حرف علت کو ہمزہ میں تبدیل کر دیتے ہیں جیسے **خَوْفٌ** سے اسم الفاعل **اِخْوِيفُ** کے بجائے **اِخْوِيفُ**، **بِیْعٌ** کا بجائے **بِیْعٌ** اور **قَوْلٌ** کا بجائے **قَوْلٌ** ہوگا۔ یہ قاعدہ صرف ثلاثی مجرد میں استعمال ہوتا ہے۔

۴ : ۷۳ اجوف کے اسم المفعول کا مطالعہ ہم دو حصوں میں کریں گے یعنی پہلے اجوف واوی کا اور پھر اجوف یائی کا۔ اجوف واوی سے اسم المفعول بنانے کے لئے بھی گزشتہ قواعد ہی استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً **قَاتٌ** کا اسم المفعول **مَفْعُولٌ** کے وزن پر اصلاً **مَفْعُولٌ**

ہوگا۔ اب "و" قاعدہ نمبر ۲ کے تحت اپنی حرکت ماقبل کو منتقل کرے گی اور اس کے مابعد حرف ساکن ہے اس لئے قاعدہ نمبر ۳ (الف) کے تحت یہ گر جائے گی۔ اس طرح یہ **مَفْعُولٌ** کے بجائے **مَفْعُولٌ** کے وزن پر آتا ہے۔

۵ : ۷۳ اجوف یائی کا اسم المفعول خلاف قیاس **مَفْعُولٌ** کے وزن پر آتا ہے اور صحیح وزن یعنی **مَفْعُولٌ** پر بھی آتا ہے۔ اکثر الفاظ کا اسم المفعول دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً **بِیْعٌ** سے اسم المفعول **مَبِیْعٌ** اور **مَبِیْعٌ** دونوں درست ہیں۔ اسی طرح **یْعٌ** سے اسم المفعول **مَعِیْبٌ** اور **مَعِیْبٌ** دونوں استعمال ہوتے ہیں۔ البتہ بعض مادوں سے اسم المفعول صرف **مَفْعُولٌ** کے وزن پر ہی آتا ہے جیسے **شِیْدٌ** سے **مَشْبُودٌ** (مضبوط کیا ہوا) اور **کِلٌ** سے **مَكْبُولٌ** (ماپا ہوا)۔

۶ : ۷۳ اجوف کے ایک قاعدہ کا زیادہ تر اطلاق ماضی مجہول میں ہوتا ہے۔ قاعدہ یہ ہے کہ حرف علت اگر کمزور ہے اور اس کے ماقبل ضمہ ہو تو ضمہ کو کسرہ میں بدل کر حرف علت کو "ی" ساکن میں تبدیل کر دیتے ہیں مثلاً **قَوْلٌ** کا ماضی مجہول اصلاً **قُولٌ** ہوگا اور **بِیْعٌ** کا ماضی مجہول اصلاً **بِیْعٌ** ہوگا۔ ان دونوں میں حرف علت کمزور ہے اور ماقبل ضمہ ہے اس لئے ضمہ کو کسرہ میں اور حرف علت کو "و" ساکن میں تبدیل کریں گے تو یہ **قُولٌ** اور **بِیْعٌ** ہو جائیں گے۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ اجوف کا ماضی مجہول زیادہ تر **فَعِلٌ** کے وزن پر آتا ہے۔ اجوف کے مضارع مجہول میں تبدیلی گزشتہ قواعد کے مطابق ہوتی ہے۔

۷ : ۷۳ ایک قاعدہ یہ بھی ہے کہ جب ایک لفظ میں دو حرف علت یکجا ہو جائیں اور ان میں پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو "و" کو "ی" میں تبدیل کر کے ان کا ادغام کر دیتے ہیں۔ اس قاعدہ کے مطابق **فَعِلٌ** کے وزن پر آنے والے اجوف واوی کے بعض اسماء میں تبدیلی ہوتی

ہے۔ مثلاً س وء سے فُعِلَ کے وزن پر سَيُوء بنتا ہے۔ پھر اس قاعدہ کے مطابق سَيُوء (برائی) ہو جاتا ہے۔ اسی طرح س وء سے سَيُوء پھر سَيُوء (سردار) اور موت سے مَيُوت پھر مَيُوت (مردہ) ہوگا۔ اجوف بیانی میں چونکہ عین کلمہ "ی" ہوتا ہے اس لئے فُعِلَ کے وزن پر آنے والے الفاظ میں تبدیلی کی ضرورت نہیں ہوتی صرف ادغام ہوتا ہے۔ مثلاً ط ی ب سے طَيِّب پھر طَيِّب ل ی ن سے لَيِّن پھر لَيِّن (نرم) اور ب ی ن سے نَيِّن پھر نَيِّن (واضح) ہوگا۔

۸ : ۳۷ اجوف کی تبدیلیاں مزید فیہ کے ان چار ابواب میں ہوتی ہے جن کے شروع میں ہمزہ آتا ہے یعنی افعال، افعال، انفعال اور استفعال۔ بقیہ چار ابواب میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ مزید یہ کہ اجوف کے قاعدہ نمبر ۳ (ب) کا اطلاق مزید فیہ کے کسی باب پر نہیں ہوتا۔

۹ : ۳۷ مزید فیہ کے جن چار ابواب میں تبدیلی ہوتی ہے ان کے اسم الفاعل میں گزشتہ قواعد کے مطابق تبدیلی ہوتی ہے۔ مثلاً ض ی ع سے باب افعال میں أَضَاع (أَضْيَع)، يُضَيِّع (يُضَيِّع) (برباد کرنا) ہوگا۔ اس کے اسم الفاعل کی اصلی شکل مُضَيِّع بنتی ہے۔ اب قاعدہ نمبر ۲ کے تحت حرف علت کی حرکت ماقبل کو منتقل ہوگی اور "ی" کسرہ کے مناسب ہونے کی وجہ سے برقرار رہے گی۔ اس طرح یہ مُضَيِّع ہو جائے گا۔ اسی طرح خ و ن سے باب افعال میں اخْتَنَان (اخْتَوْن)، يَخْتَنَان (يَخْتَوْن) (خیانت کرنا) ہوگا۔ اس کے اسم الفاعل کی اصلی شکل مُخْتَوْن بنتی ہے۔ اب قاعدہ نمبر ۱ کے تحت "و" تبدیل ہو کر الف بنے گی تو یہ مُخْتَنَان ہو جائے گا۔

۱۰ : ۳۷ اجوف سے باب افعال اور استفعال کے مصادر میں تبدیلی اصلاً تو گزشتہ قواعد کے تحت ہی ہوتی ہے لیکن اس کے نتیجے میں دو الف کجا ہو جاتے ہیں۔ ایسی صورت میں ایک

الف کو گرا کر آخر میں "ة" کا اضافہ کر دیتے ہیں۔ مثلاً ض ی ع سے باب افعال میں أَضَاع، يُضَيِّع کا مصدر اصلاً أَضْيَع ہوگا۔ اب ی اپنی حرکت ماقبل کو منتقل کر کے الف میں تبدیل ہوگی تو لفظ أَضَاع ہو جائے گا۔ پھر ایک الف کو گرا کر آخر میں "ة" کا اضافہ کریں گے تو أَضَاعَةُ بنے گا۔ اسی طرح سے ع و ن سے إِعَانَةُ اور ط و ع سے إِطَاعَةُ وغیرہ بنتے ہیں۔ ع و ن سے باب استفعال کا مصدر اصلاً اسْتَعْوَان ہوگا جو پہلے اسْتَعَاْن اور پھر اسْتَعَانَةُ ہو جائے گا۔

۱۱ : ۳۷ باب افعال اور انفعال کے مصادر میں اجوف و اوی کی "و" تبدیل ہو کر "ی" بن جاتی ہے۔ مثلاً خ و ن سے باب افعال کا مصدر اصلاً اخْتَوْن ہوگا جو اخْتِيَان (خیانت کرنا) ہو جائے گا۔ جبکہ ع ی ب سے باب افعال کا مصدر اصلاً اغْيِيَاب (غیبت کرنا) ہوگا اور اس میں کسی تبدیلی کی ضرورت نہیں یعنی یہ اسی طرح استعمال ہوگا۔ اسی طرح ھ و ر سے باب افعال کا مصدر اصلاً اَنْهَوَار ہوگا جو اَنْهِيَار (گر جانا) ہو جائے گا۔

۱۲ : ۳۷ اجوف کے ثلاثی مجرد کے ماضی مجہول کے قاعدے کا اطلاق باب افعال کے ماضی مجہول پر بھی ہوتا ہے۔ باب افعال سے مجہول نہیں آتا۔ جبکہ باب افعال اور استفعال کے ماضی مجہول میں تبدیلی گزشتہ قواعد کے مطابق ہوتی ہے۔ اجوف کے لئے ثلاثی مجرد کی طرح مزید فیہ کے مضارع مجہول میں بھی تبدیلی گزشتہ قواعد کے مطابق ہوتی ہے۔

۱۳ : ۳۷ باب استفعال کے چند افعال اجوف کی تبدیلیوں سے مستثنیٰ ہیں جیسے اسْتَضَوْب، يَسْتَضَوْب، اسْتَضَوَّاهَا (کسی معاملہ کی منظوری دینا یا چاہنا)، اسْتَحْوَذ، يَسْتَحْوَذ، اسْتَحْوَذَا (کسی کی سوچ پر قابو پالینا، غالب آ جانا) وغیرہ۔

### ذخیرۃ الفاظ

ع و ذ : عَاذَ (ن) عَوَّذَ کسی کی پناہ میں آنا یا مانگنا، (افعال) کسی کو کسی کی پناہ گاہ میں دینا، (تفعیل) خود پناہ دینا



زیادہ: زَادَ (ض) زَيْدًا، زَيْدًاۃً زیادہ ہونا، بڑھنا، زیادہ کرنا (لازم و متعدی)  
 رود: زَادَ (ن) زَوْدًا کسی چیز کی طلب میں گھومنا، (افعال) قصد کرنا، ارادہ کرنا  
 ثواب: ثَابَ (ن) ثَوْبًا کسی چیز کا اپنی اصلی حالت کی طرف لوٹنا مَعَاۓِدَہٗ لوٹنے کی جگہ  
 ثَوَابٌ، مَقْبُوۃٌ بدلہ، عمل کی جزا جو عمل کرنے والے کی طرف لوٹی ہے،  
 ثَوْبٌ، ثِيَابٌ کپڑا

توب: تَابَ (ن) تَوْبًا، تَوْبَةً ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف لوٹنا،  
 تَابَ إِلَیْہِ بندے کا اللہ کی طرف لوٹنا، توبہ کرنا، تَابَ عَلَی اللہ کی شفقت اور رحمت  
 کا بندے کی طرف لوٹنا۔ توبہ قبول کرنا

صواب: صَابَ (ن) صَوْبًا اوپر سے اترنا، پہنچنا، لگانا، (ض) صَبَبْنَا نہ پر لگنا،  
 (افعال) نہ نہ پر لگنا، صَوَابٌ صحیح بات

جواب: جَابَ (ن) جَوْبًا کاٹنا، جواب دینا، (افعال + استفعال) بات مان لینا،  
 درخواست قبول کرنا

طوع: طَاعَ (ن) طَعُوۃً خوشی سے فرمانبرداری ہونا، (افعال) فرمانبرداری کرنا، حکم بجالانا  
 (تفعیل) تکلیف اٹھا کر حکم بجالانا، نقل عبادت کرنا (استفعال) حکم بجالانے  
 کے لئے ضروری اسباب کا مہیا ہونا، طاقت رکھنا

بیان: بَانَ (ض) بَیۡنًا ظاہر ہونا، (افعال + تفعیل) واضح کرنا،  
 (تفعیل + استفعال) واضح ہونا

صی: صَارَ (ض) صَبْرًا منتقل ہونا، انجام کو پہنچنا

سواء: سَاءَ (ن) سَوَاءً برا ہونا، ٹھیکین کرنا، بے جا سلوک کرنا، (افعال) برائی کرنا  
 قائم: قَامَ (ن) قِيَامًا کھڑا ہونا، (افعال) کھڑا کرنا، (استفعال) سیدھا ہونا، ڈٹ جانا  
 ذوق: ذَاقَ (ن) ذَوْقًا چکھنا، (افعال) چکھنا

خی: خَارَ (ض) خَيْرًا بہتری دینا، پسند کرنا، (افعال) چن لینا،

(استفعال) بھلائی طلب کرنا، خَيْرٌ وہ چیز جو سب کو پسند ہو، بھلائی

شی: شَاءَ (ف) شَيْئًا، شَيْئًاۃً ارادہ کرنا۔ شَيْءٌ وہ چیز جس کا علم ہو سکے اور خبر دی جاسکے  
 بیع: بَاعَ (ض) بَيْعًا بیچنا، سودا کرنا، (مفاعلة) خرید و فروخت کرنا، باہم معاہدہ کرنا،  
 بیعت کرنا

بنا: بَاءَ (ن) بَوَاءً لوٹنا، لوٹانا، (تفعیل) آباد کرنا، (تفعیل) کسی جگہ اقامت اختیار  
 کرنا

کی: كَادَ (ض) كَيْدًا خفیہ پیر کرنا

جوع: جَاعَ (ن) جَوْعًا بھوکا ہونا

خوف: خَافَ (ف) خَوْفًا ڈرنا، (افعال + تفعیل) ڈرانا

ریب: رَابَ (ض) رَيْبًا کسی کو شک میں ڈالنا، (افعال) شک کرنا

ضی: ضَاعَ (ض) ضَيَاعًا ضائع ہونا، (افعال) ضائع کرنا

### مشق نمبر ۶۹ (الف)

مندرجہ ذیل مادوں سے ان کے ساتھ دیئے گئے ابواب میں اصلی اور تبدیل شدہ شکل دونوں کی  
 صرفہ صغیر کریں:

(۱) قول (ن) (۲) بیع (ض) (۳) خوف (س)

(۴) رود (افعال) (۵) ریب (افعال) (۶) جوب (استفعال)

### مشق نمبر ۶۹ (ب)

مندرجہ ذیل اسماء و افعال کی قسم، مادہ، باب اور صیغہ بتائیں:

(۱) اَغُوذُ (۲) مَنَابَہُ (۳) ثَبَّ (۴) فَلَيْسَ جِيئُوا (۵) اَطْعَمْنَا

(۶) الْمَصِيرُ (۷) أُعِيدَ (۸) ثَبَّتَ (۹) فَلَنْتُمْ (۱۰) اخْتَارَ  
(۱۱) أُصِيبَ (۱۲) أَشَاءَ (۱۳) بَايَعْتُمْ (۱۴) نَدِيقُ (۱۵) تَبَوَّأَ  
(۱۶) تَوَبَّأَ (۱۷) مُجِيبٌ (۱۸) أَقَامُوا (۱۹) لَا تُطِيعَ (۲۰) رَذِ  
(۲۱) اسْتَعِيدَ (۲۲) مُبِينٌ (۲۳) اخْتَرْنَا (۲۴) ذُقْ (۲۵) تَتَوَبَّأَ

### مشق نمبر ۶۹ (ج)

مندرجہ ذیل عبارتوں میں افعال اجوف کی اعرابی حالت اور اس کی وجہ بتائیں پھر مکمل عبارت کا ترجمہ کریں :

(۱) فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا (۲) مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَذَا مَثَلًا  
(۳) أَغْوَدُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ (۴) وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ  
(۵) وَآرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتَبَّ عَلَيْنَا (۶) فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي  
(۷) وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ (۸) الْفُرَّانِ  
هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ (۹) وَإِنِّي أُعِيدُهَا بِيكَ (۱۰) وَإِنْ تُصِيبْكُمْ سَيِّئَةٌ  
يَقْرَحُوا بِهَا (۱۱) تَوَابًا مِّنْ عِندِ اللَّهِ وَاللَّهُ عِنْدَهُ حَسَنُ التَّوَابِ (۱۲) قَالَ إِنِّي  
ثَبَّتُ النَّاسَ (۱۳) وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ فَلَنْتُمْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ  
مَعَكَ (۱۴) أُولَئِكَ الَّذِينَ لَمْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يَظْهَرْ قُلُوبُهُمْ (۱۵) أَوْ عَذَلُ  
ذَلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوقَ وَتَالَ أَمْرِهِ (۱۶) وَاخْتَارَ مُوسَىٰ قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلًا  
(۱۷) عَمَدًا بِي أُصِيبَ بِهِ مِنْ أَشَاءَ (۱۸) فَاسْتَبَشِرُوا بِنُبِيِّكُمْ الَّذِينَ بَايَعْتُمْ بِهِ  
(۱۹) ثُمَّ نَدَيْتُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيدَ (۲۰) وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ وَأَخِيهِ أَنْ  
تَبَوَّأَ الْقَوْمَ مَكْمًا بِمِصْرَ بَنِي إِسْرَءِيلَ (۲۱) وَإِنْ يُرْذَلْ بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ

يُصِيبُ بِهِ مِنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ (۲۲) فَاسْتَعْفِرُوهُ ثُمَّ تَوَبُّوا إِلَيْهِ إِنَّ رَبِّي  
قَرِيبٌ مُّجِيبٌ (۲۳) كَذَلِكَ كَذَّبْنَا لِيُوسُفَ (۲۴) وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ  
وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ (۲۵) فَكَفَرَتْ بِنُعْمِ اللَّهِ فَأَذَاقَهَا اللَّهُ لِبَاسَ الْجُوعِ  
وَالْخَوْفِ (۲۶) إِنَّهُ كَانَ فَاجِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا (۲۷) وَلَا تُطِيعُ مَنْ أَغْلَلْنَا  
قُلُوبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا (۲۸) رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا (۲۹) إِلَيَّ الْمَصِيرُ (۳۰) إِنَّ  
الدِّينَ قَالُوا رَبَّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا (۳۱) فَاسْتَعِيدَ بِاللَّهِ (۳۲) وَمَنْ أَسَاءَ  
فَعَلَيْهَا (۳۳) إِلَيَّ اللَّهُ تُصِيرُ الْأُمُورَ (۳۴) إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ  
(۳۵) وَلَقَدْ اخْتَرْنَا هُمْ عَلَىٰ عِلْمِ الْعَالَمِينَ (۳۶) ذُقْ إِنَّكَ أَنْتَ  
الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ (۳۷) وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِ (۳۸) إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ  
(۳۹) مَا أَصَابَ مِنْ مُّصِيبَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ (۴۰) إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا وَ  
أَكِيدُ كَيْدًا (۴۱) وَلَكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ أَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ (۴۲) وَلَا تَزِدِ  
الظَّالِمِينَ إِلَّا ضَلَالًا (۴۳) وَمَا تَشَاوُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ (۴۴) إِنْ جَاءَ شُكٌّ  
فَاسِقٌ مِّنْهُمْ فَرْجُوا أَنْ تَصِيبُوا قَوْمًا بَهِيمًا (۴۵) فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَ  
اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَأَنفِقُوا (۴۶) إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ  
ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا (۴۷) فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لَا أَحْصِي عَمَلَكُمْ مِنْكُمْ  
(۴۸) مَنْ كَذَّبَ عَلَىٰ مَنَعِمًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

## ناقص (حصہ اول)

### (ماضی معروف)

۱: ۷۴ پیرا اگر الف ۵: ۶۵ میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ جس فعل کے لام کلمہ کی جگہ حرف علت یعنی "و" یا "ی" آجائے اسے ناقص کہتے ہیں۔ اگر لام کلمہ کی جگہ "و" ہو تو اسے ناقص واوی اور اگر "ی" ہو تو اسے ناقص یائی کہیں گے۔ ناقص افعال اور اسما میں اجوف کی نسبت زیادہ تبدیلیاں ہوتی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کچھ تبدیلیاں تو ناقص کے قواعد کے تحت ہوتی ہیں اور کچھ گزشتہ اسباق میں پڑھے ہوئے قواعد کا اطلاق بھی ہوتا ہے۔ اس لئے ناقص میں ہونے والی تبدیلیوں کو سمجھنے کے لئے زیادہ غور اور توجہ کی ضرورت ہوگی۔ ساتھ ہی گزشتہ قواعد کا پوری طرح یاد رکھنا بھی ضروری ہے۔

۲: ۷۴ اجوف کے پہلے قاعدہ میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ حرف علت متحرک ہو اور ماقبل فتح ہو تو حرف علت (و/ی) کو الف میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ اجوف میں اس قاعدہ کے اطلاق کے وقت "و" اور "ی" دونوں کو تبدیل کر کے الف ہی لکھا جاتا ہے جیسے قَوْلٌ سے قَالٌ اور بَعِثَ سے بَاعَ لیکن ناقص میں جب اس قاعدہ کا اطلاق کرتے ہیں تو تبدیل شدہ الف کو لکھنے کا طریقہ ناقص واوی اور ناقص یائی میں مختلف ہوتا ہے۔ ناقص واوی (مجرد) میں جب "و" الف میں بدلتی ہے تو وہ بصورت الف ہی لکھی جاتی ہے جیسے دَعَوْا سے دَعَا (اس نے پکارا) نَلَّوْا سے نَلَّ (وہ پیچھے پیچھے آیا) وغیرہ۔ ناقص یائی میں جب "ی" الف میں بدلتی ہے تو وہ بصورت یاء مقصورہ یعنی یٰ لکھی جاتی ہے جیسے مَشَى سے مَشَى (وہ چلا) غَضَى سے

غَضَى (اس نے مافرمانی کی) وغیرہ۔ البتہ اگر ناقص کے فعل ماضی کے بعد ضمیر مفعولی آ رہی ہو تو واوی اور یائی دونوں میں الف ساتھ لکھا جاتا ہے جیسے دَعَا هُمْ (اس نے ان کو پکارا)، غَضَانِي (اس نے میری مافرمانی کی) وغیرہ۔

۳: ۷۴ آپ نے دیکھ لیا کہ اجوف کے پہلے قاعدہ کا اطلاق اجوف اور ناقص دونوں پر ہوتا ہے۔ لیکن ناقص میں اس قاعدہ کا ایک استثنیٰ ہے۔ ناقص کے جن جن افعال میں اس قاعدہ کا اطلاق ہوگا ان سب افعال کی گردان میں تنظیہ کے حسب ذیل صیغے اس سے مستثنیٰ ہیں:

- (۱) ماضی معروف میں تنظیہ کا پہلا صیغہ یعنی تنظیہ مذکر غائب فَعَلَا کا وزن۔
- (۲) مضارع معروف میں تنظیہ کے پہلے چار صیغے یعنی تنظیہ غائب و حاضر اور مذکر و مؤنث يَفْعَلَانِ اور تَفْعَلَانِ کے اوزان۔

مثال کے طور پر ماضی معروف میں دَعَوَ (دَعَا) کا تنظیہ دَعَوَا اور مَشَى (مَشَى) کا تنظیہ مَشَا ہی رہے گا۔ اسی طرح مضارع معروف میں يَسْعَيْنِ (وہ دونوں کوشش کرتے ہیں) اور يَلْقَيْنِ (وہ دونوں ملتے ہیں) میں تبدیلی نہیں ہوگی۔ تَسْعَيْنِ اور يَلْقَيْنِ بھی اسی طرح استعمال ہوں گے حالانکہ ہر لفظ میں حرف علت متحرک اور ماقبل فتح کی صورت حال موجود ہے۔

۴: ۷۴ ناقص کا پہلا قاعدہ یہ ہے کہ ناقص کے لام کلمہ کا حرف علت اور صیغہ کا حرف علت اگر یکجا ہو جائیں تو لام کلمہ کا حرف علت گر جاتا ہے۔ پھر

- (۱) عین کلمہ پر اگر فتح ہے تو وہ برقرار رہے گی جیسے دَعَوَ (دَعَا) سے ماضی معروف کے جمع مذکر غائب کے صیغہ میں اصلی فعل دَعَوْا بنتی ہے۔ اس کے لام کلمہ کی "و" گرے گی تو دَعَوْا باقی بچے گا۔ عین کلمہ کی فتح برقرار رہے گی۔ اس لئے یہ دَعَوْا ہی استعمال



ہوگا۔ اسی طرح رَمَى (رَمَى) "اس نے پھینکا" کے ماضی معروف کے جمع مذکر غائب کے صیغہ میں اصلی فعل رَمَوْا ہوگی۔ لام کلمہ کی "ی" گرے گی تو رَمَوْا باقی بچے گا جو اسی طرح استعمال ہوگا۔

(ii) عین کلمہ پر اگر ضمہ یا کسرہ ہے تو اسے صیغہ کے حرف علت کے مناسب رکھنا ہوگا۔ جیسے لَقِيَ کے ماضی معروف کے جمع مذکر غائب کے صیغہ میں اصلی فعل لَقِيُوا ہوگی۔ لام کلمہ کی "ی" گرے تو لَقِيُوا باقی بچے گا۔ عین کلمہ کی کسرہ صیغہ کی "و" سے مناسبت نہیں رکھتی اس لئے اس کو ضمہ میں تبدیل کر کے لَقِيُوا استعمال کریں گے۔ سَرَوْا (شریف ہونا) سے ماضی معروف کے جمع مذکر غائب کے صیغہ میں اصلی فعل سَرَوُْوا ہوگی۔ لام کلمہ کی "و" گری تو سَرَوُْوا بچے گا۔ عین کلمہ کی ضمہ صیغہ کی "و" کے مناسب ہے اس لئے سَرَوُْوا ہی استعمال ہوگا۔

۷۴:۵ ناقص کا دوسرا قاعدہ یہ ہے کہ اگر کسی صیغہ میں حرف علت کے بعد والاحرف ساکن ہو اور اس سے ماقبل حرف پر فتح ہو تو حرف علت گر جائے گا جیسے دعو سے ماضی معروف کے واحد مونث غائب کے صیغہ میں اصلی فعل دَعُوْتُ ہوگی۔ حرف علت کے مابعد ساکن ہونے اور ماقبل فتح ہونے کی وجہ سے "و" گر جائے گی۔ اس طرح استعمالی فعل دَعُتْ ہوگی۔ البتہ اگر حرف علت کے مابعد ساکن ہو لیکن اس سے ماقبل فتح نہ ہو تو حرف علت برقرار رہے گا جیسے لَقِيَ کی صیغہ مذکورہ میں اصلی فعل لَقِيْتُ ہوگی۔ یہاں حرف علت کے مابعد حرف ساکن ہے لیکن ماقبل حرف پر فتح نہیں بلکہ کسرہ ہے اس لئے دوسرے قاعدہ کا اطلاق نہیں ہوگا اور لَقِيْتُ ہی استعمال ہوگا۔

۷۴:۶ اب یہ بات بھی نوٹ کر لیں کہ ماضی معروف میں ماضیہ مونث غائب کا صیغہ اپنے

واحد کی استعمالی شکل سے بنتا ہے مثلاً دَعْتُ سے دَعْنَا بنے گا اور لَقِيْتُ سے لَقِينَا بنے گا۔ اس کے بعد ماضی کے وہ صیغے آجاتے ہیں جن میں لام کلمہ ساکن ہوتا ہے یعنی فَعَلْنَ، فَعَلْتُ سے لے کر فَعَلْتُ، فَعَلْنَا تک۔ ان تمام صیغوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔

### مشق نمبر ۷

مندرجہ ذیل مادوں سے ماضی معروف میں اصلی اور استعمالی شکل دونوں کی صرفہ کبیر کریں :

- (i) ع ف و (ن) = معاف کر دینا
- (ii) ھ دی (ض) = ہدایت دینا
- (iii) ن س ی (س) = بھول جانا
- (iv) س رو (ک) = شریف ہونا
- (v) س ع ی (ف) = کوشش کرنا

## ناقص (حصہ دوم)

### (مضارع معروف)

۱: ۷۵ گزشتہ سبق میں ہم نے ناقص کے ماضی معروف میں ہونے والی تبدیلیوں کو ناقص کے دو اعداد اور کچھ سابقہ اعداد کی مدد سے سمجھا تھا۔ اب ناقص کے مضارع معروف میں ہونے والی تبدیلیوں کو بھی ہم ناقص کے ایک نئے قاعدہ اور سابقہ اعداد کی مدد سے سمجھیں گے۔

۲: ۷۵ ناقص کا تیسرا قاعدہ یہ ہے کہ مضموم "و" کے ماقبل اگر ضمہ ہو تو "و" ساکن ہو جاتی ہے اور مضموم "ی" کے ماقبل اگر کسرہ ہو تو "ی" ساکن ہو جاتی ہے یعنی - وُ = وُ اور - ی = ی۔ مثال کے طور پر دع و (ن) کا مضارع اصلاً یَدْعُوْ بُنَا ہے جو اس قاعدہ کے تحت یَدْعُوْ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح رم ی (ض) کا مضارع اصلاً یُزْمِیْ بُنَا ہے جو اس قاعدہ کے تحت یُزْمِیْ ہو جاتا ہے۔ لیکن اب غور کریں کہ ل ق ی (س) کا مضارع اصلاً یَلْقِیْ بُنَا ہے۔ اس میں اس قاعدہ کے تحت تبدیلی نہیں ہوگی کیوں کہ یائے مضموم کے ماقبل کسرہ نہیں ہے۔ البتہ یہاں اجوف کے قاعدہ نمبر ۱ کا اطلاق ہوگا۔ حرف علت متحرک کے ماقبل فتح ہے چنانچہ یَلْقِیْ تبدیل ہو کر یَلْقِیْ بنے گا۔

۳: ۷۵ گزشتہ سبق کے پیرا گراف نمبر ۳: ۷۴ میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ ناقص میں مضارع معروف کے ظنیہ کے پہلے چار صیغے تبدیلیوں سے مستثنیٰ ہیں۔ اس لئے ظنیہ کو چھوڑ کر اب ہم جمع غائب کے صیغہ پر غور کرتے ہیں۔ یَدْعُوْ (یَدْعُوْ) سے جمع مذکر غائب کے صیغہ میں اصلاً یَدْعُوْنَ بُنَا بنے گا۔ یہاں لام کلمہ کا حرف علت اور صیغہ کا حرف علت یکجا ہیں اس لئے ناقص کے پہلے قاعدہ کا اطلاق ہوگا۔ لام کلمہ کی "و" گر جائے گی اس کے ماقبل کی ضمہ صیغہ کی

"و" سے مناسبت رکھتی ہے اس لئے استعمالی فعل یَدْعُوْنَ ہوگی۔ اسی طرح یُزْمِیْ (یُزْمِیْ) سے یُزْمِیْنَ بنے گا۔ لام کلمہ کی "ی" گرے گی۔ ماقبل کسرہ کو صیغہ کی "و" کی مناسبت سے ضمہ میں تبدیل کریں گے تو استعمالی فعل یُزْمِیْنَ بنے گی۔ یَلْقِیْ (یَلْقِیْ) سے یَلْقِیْنَ بنے گا۔ لام کلمہ کی "ی" گرے گی۔ اب چوں کہ ماقبل فتح ہے لہذا یہ بدترار رہے گی اور استعمالی فعل یَلْقِیْنَ ہوگی۔

۴: ۷۵ واحد مونث حاضر کے صیغہ پر بھی ناقص کے تیسرے قاعدے کا اطلاق ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر یَدْعُوْ (یَدْعُوْ) سے واحد مونث حاضر کا صیغہ اصلاً یَدْعُوْنِ بُنَا بنے گا۔ ناقص کے پہلے قاعدہ کے تحت لام کلمہ کی "و" گرے گی۔ ماقبل کی ضمہ صیغہ کی "ی" سے مناسبت نہیں رکھتی اس لئے اسے کسرہ میں تبدیل کریں گے تو استعمالی فعل یَدْعُوْنِ بُنَا بنے گی۔ اسی طرح یُزْمِیْ (یُزْمِیْ) سے اصلاً یُزْمِیْنِ بُنَا بنے گا۔ لام کلمہ کی "ی" گرے گی۔ ماقبل کی کسرہ کو صیغہ کی "ی" سے مناسبت ہے اس لئے یُزْمِیْنِ عی استعمال ہوگا۔ یَلْقِیْ (یَلْقِیْ) اصلاً یَلْقِیْنِ بُنَا بنے گا۔ اب لام کلمہ کی "ی" گرے گی اور ماقبل کی فتح بدترار رہے گی تو یَلْقِیْنِ استعمال ہوگا۔

۵: ۷۵ مضارع معروف کے جمع مونث کے دونوں صیغوں میں بھی کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ حکم کے صیغوں میں ناقص کے تیسرے قاعدے کے تحت تبدیلی ہوتی ہے۔

### مشق نمبر ۱

مشق نمبر ۱ میں دیئے گئے مادوں سے مضارع معروف میں اصلی اور استعمالی فعل دونوں کی صرف کیر کریں۔

## ناقص (حصہ سوم)

(مجهول)

۱: ۷۱ ناقص کا قاعدہ نمبر ۴ (الف) یہ ہے کہ کسی لفظ کے آخر میں آنے والی "و" (جو عموماً ناقص / واوی کا لام کلمہ ہوتا ہے) کے ماقبل اگر کسرہ ہو تو "و" کو "ی" میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ اس قاعدہ کا اطلاق ناقص واوی (ملائی مجرد) کے ماضی معروف کے کچھ مخصوص افعال پر اور ماضی مجهول کے تمام افعال پر ہوتا ہے۔

۲: ۷۱ ماضی معروف میں ناقص واوی جب باب مسجع سے آتا ہے تو اس قاعدہ کا اطلاق ہوتا ہے۔ مثلاً رَضُوا (وہ راضی ہوا) تبدیل ہو کر رَضِي استعمال ہوتا ہے اور غَشُوا (اس نے ڈھانپ لیا) غَشِي ہو جاتا ہے۔ ان کی صرف کبیر بھی "ی" کے ساتھ ہوتی ہے یعنی رَضِي، رَضِيَا، رَضُوا (اصلاً رَضُوا)، رَضِيَتْ، رَضِيَتْكَ۔

۳: ۷۱ ماضی مجهول کا ملائی مجرد میں ایک ہی وزن ہوتا ہے فَعَلَ۔ مثلاً دَعَوْ جو کہ دُعِيَ (وہ پکارا گیا) بن جاتا ہے اور غَفَو سے غَفِيَ (وہ معاف کیا گیا) بن جاتا ہے وغیرہ۔ پھر ان کی صرف کبیر بھی تبدیل شدہ "ی" کے ساتھ ہوتی ہے۔

۴: ۷۱ بعض دفعہ اجوف کے کچھ اسماء کی جمع مکسر اور مصدر میں بھی اس قاعدہ کا اطلاق ہوتا ہے۔ مثلاً ثَوْبَت کی جمع ثَوَابَت تبدیل ہو کر ثِيَابَت ہو جاتی ہے۔ اسی طرح صَامَ بَصُومَ کا مصدر صَوَّاهُ سے صِيَاهُ اور قَامَ بَقُومَ کا مصدر قَوَّاهُ سے قِيَاهُ ہو جاتا ہے۔

۵: ۷۱ ناقص کا قاعدہ نمبر ۴ (ب) یہ ہے کہ جب "و" کسی لفظ میں تین حروف یا اس کے بھی بعد واقع ہو اور اس کے ماقبل ضم نہ ہو تو "و" کو "ی" میں تبدیل کر دیتے ہیں جیسے جَبُوا (ض) (اکٹھا کرنا پھل یا چندہ وغیرہ) کا مضارع اصلاً يَجْبُو ہوگا جو اس قاعدہ کے تحت پہلے يَجْبِي ہوگا اور پھر ناقص کے تیسرے قاعدہ کے تحت يَجْبِي ہو جائے گا۔ اسی طرح سے رَضُوا

(رَضِي) کا مضارع اصلاً يَرْضُو ہوگا جو اس قاعدہ کے تحت پہلے يَرْضِي اور پھر اجوف کے قاعدہ نمبر ۴ کے تحت يَرْضِي ہو جائے گا۔

۶: ۷۱ ناقص کے قاعدہ نمبر ۴ (ب) کا اطلاق ملائی مجرد کے ہر باب کے مضارع مجهول پر ہوگا اس لئے کہ اس کا ایک ہی وزن ہوتا ہے یعنی يَفْعَلُ۔ مثلاً دُعَو (دُعِيَ) کا مضارع اصلاً يَدْعُو ہوگا جو اس قاعدہ کے تحت پہلے يَدْعِي ہوگا اور پھر اجوف کے پہلے قاعدہ کے تحت يَدْعِي ہو جائے گا۔ اسی طرح غَفَو (غَفِيَ) کا مضارع يَغْفُو سے پہلے يَغْفِي اور پھر يَغْفِي ہو جائے گا۔

۷: ۷۱ ناقص کے اسی قاعدہ ۴ (ب) کے تحت ناقص واوی کے تمام مزید فیہ افعال میں "و" کو "ی" میں بدل دیا جاتا ہے پھر حسب ضرورت اس "ی" میں مزید قواعد جاری ہوتے ہیں مثلاً ارْتَضُوا (ارْتَعَلَ) پہلے ارْتَضِي اور پھر ارْتَضِي ہوگا۔ اس کا مضارع يَرْضُو پہلے يَرْضِي اور پھر يَرْضِي ہوگا۔

۸: ۷۱ آپ کو یاد ہوگا کہ پیرا گراف ۱۱: ۷۳ میں بتایا گیا تھا کہ باب افعال اور افعال کے مصدر میں اجوف واوی کی "و" تبدیل ہو کر "ی" بن جاتی ہے۔ یہ تبدیلی بھی ناقص کے اسی قاعدہ ۴ (ب) کے تحت ہوتی ہے۔ وہاں دی گئی مثالیں دوبارہ دیکھ لیں اِنْخَبَوْا سے اِنْخَبَاو اور اِنْهَوْا سے اِنْهَيَاو ہو جاتا ہے۔

۹: ۷۱ آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ ناقص میں اکثر "و" بدل کر "ی" ہو جاتی ہے جبکہ کبھی "ی" بدل کر "و" ہو جاتی ہے اور بعض صورتوں میں مختلف الفاظ ہم شکل ہو جاتے ہیں۔ اس وجہ سے اکثر الفاظ کے متعلق یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ ان کا اصل مادہ واوی ہے کہ یائی تاکہ ڈکٹری میں اسے متعلقہ حصہ میں دیکھا جائے۔ بلکہ بعض دفعہ خود ڈکٹریوں میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ ایک ڈکٹری میں کوئی مادہ ناقص واوی کے طور پر لکھا ہوتا ہے تو دوسری ڈکٹری میں وہی مادہ ناقص یائی کے طور پر لکھا ہوتا ہے مثلاً اصلو / صلی، طغو / طغی، غشو / غشی وغیرہ۔



۱۰: ۷۶ اب آپ کو ذہنی طور پر اس بات کے لئے تیار رہنا چاہئے کہ کوئی لفظ اگر ناقص واوی میں نہ ملے تو یائی میں ملے گا۔ تاہم اس تلاش میں ڈکشنری کی زیادہ ورق گردانی نہیں کرنا پڑتی کیونکہ سہولت کے لئے عربی حروف ابجد میں آخری چار حروف کی ترتیب یوں رکھی گئی ہے: ”ن۔ھ۔و۔ی“ جبکہ اردو میں یہ ترتیب ”ن۔و۔ھ۔ی“ ہے۔ اس طرح ڈکشنری میں ”و“ اور ”ی“ آخر پر ساتھ ساتھ مل کر آ جاتے ہیں۔

۱۱: ۷۶ یاد رہے کہ قدیم ڈکشنریوں میں سے اکثر میں مادوں کی ترتیب مادہ کے آخری حرف (لام کلمہ) کے لحاظ سے ہوتی ہے جبکہ جدید ڈکشنریوں میں مادہ کی ترتیب پہلے حرف (فاکلمہ) کے لحاظ سے ہوتی ہے۔ چنانچہ قدیم ڈکشنریوں میں ناقص واوی اور یائی ایک ہی جگہ ساتھ ساتھ بیان کئے جاتے ہیں مثلاً عربی زبان کی سب سے بڑی ڈکشنری ”لسان العرب“ کی آخری دو جلدیں (۱۴-۱۵) انہیں کے بیان پر مشتمل ہیں۔ ایک دوسری اہم ڈکشنری ”القاموس المحیط“ میں دونوں کو ایک ہی باب ”باب الواو والياء“ میں بیان کیا گیا ہے۔ جدید ڈکشنریوں مثلاً المعجم الوسيط وغیرہ میں جہاں مادے ”قا“ کلمہ کی ترتیب سے ہوتے ہیں پہلے واوی السلام مادہ بیان ہوتا ہے اور اس کے فوراً بعد یائی السلام مادہ مذکور ہوتا ہے جس کی وجہ سے یہاں بھی مادہ کی تلاش میں زیادہ پریشانی نہیں ہوتی۔

## مشق نمبر ۷۷

مادہ غ ش و (س) سے ماضی معروف، مضارع معروف، ماضی مجہول اور مضارع مجہول کی صرفہ کبیر کریں۔

## ناقص (حصہ چہارم)

(صرف صغیر)

۱: ۷۷ ان شاء اللہ اس سبق میں ہم صرف صغیر کے بقیہ الفاظ یعنی فعل امر، اسم الفاعل، اسم المفعول اور مصدر میں ہونے والی تبدیلیوں کا مطالعہ کریں گے اور اس حوالہ سے کچھ نئے قواعد دیکھیں گے۔

۲: ۷۷ ناقص کا پانچواں قاعدہ یہ ہے کہ ساکن حرف علت کو جب مجزوم کرتے ہیں تو وہ گر جاتا ہے۔ اس قاعدہ کا اطلاق زیادہ تر ناقص کے مضارع مجزوم پر ہوتا ہے۔ مثلاً اذْغُوْ سے فعل امر بنانے کے لئے علامت مضارع گرائی اور حمزة الوصل لگایا تو اذْغُوْ بنا۔ اب لام کلمہ کو مجزوم کیا تو ”و“ گر گئی۔ اس طرح فعل امر اذْغُ استعمال ہوگا۔ اسی طرح يَدْغُوْ پر جب لَمْ داخل ہوگا تو لام کلمہ مجزوم ہوگا اور ”و“ گر جائے گی۔ اس لئے لَمْ يَدْغُوْ کے بجائے لَمْ يَدْغُ استعمال ہوگا۔

۳: ۷۷ نوٹ کر لیں کہ ناقص کا مضارع جب منصوب ہوتا ہے تو اس کا حرف علت برقرار رہتا ہے البتہ اس پر فتح آ جاتی ہے جیسے يَدْغُوْ سے لَمْ يَدْغُوْ ہو جائے گا۔

۴: ۷۷ ناقص کا چھٹا قاعدہ یہ ہے کہ ناقص کے لام کلمہ پر اگر تنوین ضمہ ہو اور ما قبل متحرک ہو تو لام کلمہ گر جاتا ہے اور اس کے ما قبل اگر ضمہ یا کسرہ تھی تو اس کی جگہ تنوین کسرہ آ جائے گی اور فتح تھی تو تنوین فتح آئے گی۔ اس قاعدہ کا اطلاق زیادہ تر ناقص کے اسم الفاعل پر ہوتا ہے۔ مثلاً دَعَا (دَعُوْ) کا اسم الفاعل فاعِلْ کے وزن پر دَاعُوْ بنتا ہے۔ اس میں ”و“ چوتھے نمبر پر ہے اس لئے پہلے یہ ناقص کے قاعدہ نمبر ۴ (ب) کے تحت دَاعُوْ ہوگا۔ پھر مذکور بالا چھٹے قاعدہ کے تحت لام کلمہ سے ”ی“ گر جائے گی۔ ما قبل چونکہ کسرہ ہے اس لئے اس کی جگہ تنوین کسرہ آئے گی تو لفظ دَاعِ بنے گا۔ اس کو دو طرح سے لکھ سکتے ہیں یعنی دَاعِ بھی و دَاعِی بھی۔

دوسری شکل میں "ی" صرف لکھی جائے گی لیکن پڑھنے میں صامت یعنی SILENT رہے گی۔ البتہ ناقص کے اسم الفاعل پر جب لام تعریف داخل ہوتا ہے تو پھر اس پر مذکورہ قاعدہ کا اطلاق نہیں ہوتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ داعی پر جب لام تعریف داخل ہوگا تو یہ الداعی بنے گا۔ اب لام کلمہ پر تنوین ضمه نہیں ہے اس لئے اس پر چھپنے قاعدہ کا اطلاق نہیں ہوگا۔ خیال رہے کہ قرآن مجید میں چند مقامات پر لام تعریف کے باوجود لام کلمہ کی "ی" کو نہیں لکھا گیا مثلاً یَوْمَ يَدْعُوا الدَّاعِ (جس دن پکارنے والا پکارے گا) میں دراصل الداعی ہے۔ فَهُوَ الْمُفْعَلُ (پس وہی ہدایت یافتہ ہے) میں بھی دراصل الْمُفْعَلُ ہے۔

۵: ۷ اسم الفاعل کے علاوہ ناقص کے چھپنے قاعدہ کا اطلاق اسم المظروف پر بھی ہوتا ہے جیسے دَعَا (دَعُو) کا اسم المظروف مَفْعُول کے وزن پر اصلاً مَدْعُو بنتا ہے۔ یہ بھی پہلے مَدْعُو ہوگا، پھر اس کا لام کلمہ گرے گا۔ ماقبل چونکہ فتح ہے اس لئے اس پر تنوین فتح آئے گی تو یہ مَدْعُو استعمال ہوگا۔

۶: ۷ ناقص سے اسم المفعول بنانے کے لئے کوئی نیا قاعدہ نہیں۔ دَعَا (دَعُو) کا اسم المفعول مَفْعُول کے وزن پر مَدْعُو بنتا ہے۔ اس میں لام کلمہ پر تنوین ضمه موجود ہے لیکن ماقبل متحرک نہیں ہے اس لئے اس پر چھپنے قاعدہ کا اطلاق نہیں ہوگا۔ البتہ یہاں صورت حال یہ ہے کہ مثلیں یکجا ہیں۔ پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہے اس لئے ادغام کے پہلے قاعدہ کے تحت ان کا ادغام ہو جائے گا اور مَدْعُو استعمال ہوگا۔

۷: ۷ نوٹ کر لیں کہ ناقص یا ئی کا اسم المفعول خلاف قیاس استعمال ہوتا ہے۔ اس میں پہلے مَفْعُول (وزن) کی "و" کو "ی" میں بدل دیتے ہیں اور عین کلمہ کا ضمه بھی کسرہ میں بدل دیتے ہیں پھر دونوں "ی" کا ادغام ہو جاتا ہے۔ اس طرح ناقص یا ئی سے اسم المفعول کا وزن مَفْعُو رہ جاتا ہے۔ مثلاً رَمَى، يَوْمِي سے مَرْمِيٌّ اور هَدَى، يَهْدِي سے مَهْدِيٌّ وغیرہ۔

۸: ۷ ناقص کا ساتھ اس قاعدہ یہ ہے کہ کسی اسم کے حرف علت کے ماقبل اگر الف زائدہ

ہو تو اسے ہمزہ میں بدل دیں گے جیسے سَمَاوُ سے سَمَاءُ اور بَنَائِي سے بِنَاءُ (عمارت) وغیرہ۔ نوٹ کر لیں کہ الف زائدہ سے مراد وہ الف ہے جو کسی مادہ کی "و" یا "ی" سے بدل کر نہ بنا ہو بلکہ صرف کسی وزن میں آتا ہو۔

۹: ۷ ناقص کے اسی ساتویں قاعدہ کے تحت اجوف کا ملاتی مجرد سے اسم الفاعل بنانے کے لئے اس کے وزن فاعِل کے عین کلمہ پر آنے والے حرف علت کو ہمزہ میں تبدیل کر دیتے ہیں (دیکھیے پیرا گراف ۳: ۷)۔ اجوف میں اس قاعدہ کا استعمال محدود ہے۔ ناقص میں یہ قاعدہ زیادہ استعمال ہوتا ہے۔ یہاں یہ مجرد کے بعض مصادر، جمع مکسر کے بعض اوزان اور مزید فیہ کے ان تمام مصادر میں استعمال ہوتا ہے جن کے آخر پر ال آتا ہے جیسے اَفْعَالٌ، فِعَالٌ، اِفْعَالٌ، اِنْفَعَالٌ اور اِسْتِفْعَالٌ۔ مجرد کے مصادر میں سے دُعَاوُ سے دُعَاءُ اور جَزَائِي سے جَزَاءُ وغیرہ۔ جمع مکسر میں اَسْمَاوُ سے اَسْمَاءُ اور نِسَاوُ سے نِسَاءُ وغیرہ اور مزید فیہ کے مصادر میں سے اِخْفَاءُ (چھپانا)، اِلْفَائِي سے اِلْفَاءُ (ملاقات کرنا)، اِنْبِلَاوُ سے اِنْبِلَاءُ (آزمانا) اور اِسْتِفْعَائِي سے اِسْتِفْعَاءُ (پانی طلب کرنا) وغیرہ۔

۱۰: ۷ اب ناقص مادوں سے بننے والے بعض اسماء کو سمجھ لیں جن کا لام کلمہ گر جاتا ہے اور لفظ صرف دو حرفوں یعنی "قا" اور "عین" کلمہ پر مشتمل رہ جاتا ہے۔ اس قسم کے متعدد اسماء قرآن کریم میں بھی استعمال ہوئے ہیں مثلاً اَبْتُ، اَخْتُ وغیرہ۔ اس قسم کے الفاظ کی نوں تنوین کو ظاہر کر کے لکھیں اور گزشتہ قواعد کو ذہن میں رکھ کر غور کریں تو ان میں ہونے والی تبدیلیوں کو آپ آسانی سے سمجھ سکتے ہیں۔

۱۱: ۷ اَبْتُ دراصل اَبُو تھا۔ اس کی نوں تنوین کھولیں گے تو یہ اَبُونُ ہوگا۔ اب حرف علت متحرک اور ماقبل ساکن ہے۔ اجوف کے قاعدہ نمبر ۴ کے تحت حرکت ماقبل کو منتقل ہوئی تو یہ اَبُونُ ہو گیا۔ پھر اجوف کے قاعدہ نمبر ۳ کے تحت "و" گری تو اَبُونُ بچا جسے اَبْتُ

لکھتے ہیں۔ اسی طرح سے :

أَخ = أَخَو = أَخُون = أَخُون = أَخْن = أَخ  
عَد = عَدُو = عَدُون = عَدُون = عَدْن = عَد  
دَم = دَمِي = دَمِين = دَمِين = دَمْن = دَم  
بَد = بَدِي = بَدِين = بَدِين = بَدْن = بَد

یہی وجہ ہے کہ ان اسماء کے تفسیر میں "و" یا "ی" پھر لوٹ آتی ہے جیسے أَبَوَان، ذَمَّان وغیرہ۔ البتہ بَدَّان بصورت بَدَان ہی استعمال ہوتا ہے۔

### ذخیرۃ الفاظ

ل ق ی : لَقِيَ (س) لِقَاء کسی چیز کا جس یا بصیرت سے اور اک کر لیا، پالیا، سامنے آنا،

(انفال) پھینکنا، ڈالنا، (تفعیل) کسی کو کوئی چیز دے دینا، (تفاعیل) آئے سامنے آنا

ملاقات کرنا، (تفعل) حاصل کرنا، یکھنا، (الفعال) آئے سامنے آنا، (استفعال) چت لیٹنا

س ق ی : سَقِيَ (ض) سَقِيًا پانا، (انفال) پینے کے لئے دینا، (استفعال) پانی طلب کرنا

ہدی : هَدَى (ض) هَدًى، هِدَايَةً راہنمائی کرنا، (الفعال) راہنمائی حاصل کرنا، ہدایت پانا

رض ی : رَضِيَ (س) رِضْوَانًا خوش ہونا، پسند کرنا

خ ش ی : خَشِيَ (س) خَشْيَةً کسی کی عظمت کے علم سے دل پر خوف طاری ہونا

د ع و : دَعَا (ن) دَعَاءٌ، دَعْوَةً پکارنا، مدد چاہنا، بلانا، دَعَاً کسی کے حق میں دعا کرنا،

دَعَا عَلَيْهِ کسی کے خلاف دعا کرنا

ا ت و : اتَّأ (ن) اتَّوًا پھل آنا، پیداوار زیادہ ہونا

ا ت ی : اتَّى (ض) اتَّيَانًا، اتَّيَانَةً آنا، حاضر ہونا، (انفال) کسی کو کوئی چیز بھیجنایا دینا

ن ه و : نَهَى (ن) نَهْوًا/نَهًى : نَهَى (ف) نَهْيًا روکنا، منع کرنا (الفعال) ممنوع کام

سے رک جانا، کسی چیز کے آخر تک پہنچنا

خ ل و : خَلَا (ن) خَلَاءٌ، خَلْوَةً جگہ کا خالی ہونا، کسی کے ساتھ تنہائی میں ملنا، گزرنا

ع ط و : عَطَا (ن) عَطْوًا، عَطْوًا پکڑنا، (انفال) دینا

ش ر ی : شَرَى (ض) شَرَاءً خریدنا، بیچنا، (الفعال) خریدنا

م ش ی : مَشَى (ض) مَشًى چلنا

ک ف ی : كَفَى (ض) كَفَايَةً کسی کو ضرورت سے بے نیاز کرنا، کافی ہونا

ق ض ی : قَضَى (ض) قَضَاءً کام کا فیصلہ کرنا یا کام پورا کر دینا

ن د ی : نَدَى (س) نَدَاوَةً کسی چیز کو کر دینا (مفاعلة) آواز بلند کرنا، پکارنا

### مشق نمبر ۷۳ (الف)

مادہ ل ق ی (س) سے ثلاثی مجرد میں اور مزید فیہ کے ابواب میں (الفعال کے علاوہ) اصلی اور تبدیل شدہ نقل کی صرفہ صغیر کریں۔

### مشق نمبر ۷۳ (ب)

مندرجہ ذیل اسماء و انفعال کی قسم، مادہ، باب اور صیغہ بتائیں :

(۱) سَقِيَ (۲) اِهْدِ (۳) رَضُوا (۴) لَا تَخْشَوْا (۵) تَلْقَى

(۶) اتَّى (۷) اِنْتَهَوْا (۸) خَلَوْا (۹) يُعْطَى (۱۰) تَلْقَى

(۱۱) يَكْفِي (۱۲) يُؤْتَى (۱۳) أُوتِيَ (۱۴) أَلْقَى (۱۵) أَلْقَى

(۱۶) تَسْعَى (۱۷) تُؤَدَى (۱۸) اِسْعَوْا (۱۹) اِقْضِ (۲۰) قَاضٍ

(۲۱) كَابِ (۲۲) اِسْتَقَى (۲۳) يَسْقِي (۲۴) هَدَى (۲۵) نَهَدَى

(۲۶) مُهْتَدٍ (۲۷) مُلْقِي (۲۸) اُلْقُوا (۲۹) يُلْقَى (۳۰) مَلَّاقُونَ

(۳۱) لَا تَشْرَوْا



## مشق نمبر ۷۳ (ج)

مندرجہ ذیل عبارتوں میں انفعال ناقص کی اعرابی حالت اور اس کی وجہ بتائیں اور پھر مکمل عبارت کا ترجمہ کریں :

- (۱) وَسَقَهُمْ رَبُّهُمْ شَرَّآبًا طَهُورًا (۲) إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ (۳) رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ذَلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ (۴) أَذْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ (۵) إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ (۶) لَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ (۷) سَنَلْقَىٰ فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ (۸) مَا آتَاكُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَنْ نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا (۹) وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنُوا وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ شُيَاطِينِهِمْ قَالُوا إِنَّمَا مَعَكُمْ (۱۰) وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ (۱۱) لَا تَسْتَوُوا بِآيَاتِ اللَّهِ ثُمَّ قَلِيلًا (۱۲) لَا تَمْسِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا (۱۳) فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ (۱۴) وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُلُوا إِلَّا إِلَاهَ (۱۵) وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا (۱۶) قَالَ أَلْقَاهَا فِي مَوْسَىٰ فَلَمَّا أَلْقَاهَا فَإِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعَى (۱۷) إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ (۱۸) فَأَقْضِ مَا أَنْتَ قَاضٍ إِنَّمَا تَقْضِي هَذِهِ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا (۱۹) إِنَّ الَّذِينَ اسْتَبَرُوا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ فَلَا يَخَفُ عَنْهُمْ الْعَذَابُ (۲۰) أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ (۲۱) وَإِذَا اسْتَسْقَىٰ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ (۲۲) وَالَّذِي هُوَ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِ (۲۳) الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ (۲۴) مَنْ يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ (۲۵) قَالُوا يَا مُوسَىٰ إِنَّمَا أَنْ تُلْقَىٰ وَإِنَّمَا أَنْ تَكُونَ نَحْنُ الْمُلْقِينَ قَالَ أَلْقُوا (۲۶) وَمَا يُلْقَاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا (۲۷) قَالَ الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ مُلْكُوا اللَّهَ (۲۸) فَتَلَقَّىٰ آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ

## لفیف

۷۸ : ۱ پیرا گراف ۵: ۱۵ میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ جس فعل کے مادہ میں دو جگہ حرف علت آجائیں اسے لفیف کہتے ہیں۔ اگر حرف علت "قا" کلمہ اور "لام" کلمہ کی جگہ آئیں تو ان کے درمیان میں یعنی کلمہ کی جگہ کوئی حرف صحیح ہوگا۔ ایسے فعل کو لفیف مفروق کہتے ہیں۔ جیسے وقی (ض) بچانا۔ لیکن اگر حرف علت باہم قرین یعنی ساتھ ساتھ ہوں تو ایسے فعل کو لفیف مقرون کہتے ہیں جیسے روی (ض) روایت کرنا۔

۷۸ : ۲ اب یہ بات بھی ذہن میں واضح کر لیں کہ لفیف مفروق ناقصہ پر حرف علت ہونے کی وجہ سے مثال ہوتا ہے اور لام کلمہ پر حرف علت ہونے کی وجہ سے ناقص بھی ہوتا ہے۔ اسی طرح سے لفیف مقرون میں کلمہ پر حرف علت ہونے کی وجہ سے اعراف ہے اور لام کلمہ پر حرف علت ہونے کی وجہ سے ناقص ہے۔

۷۸ : ۳ لفیف مفروق اور لفیف مقرون میں ہونے والی تبدیلیوں کو سمجھنے کے لئے کسی نئے قاعدہ کو سمجھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف یہ اصول یاد کر لیں کہ لفیف مفروق پر مثال اور ناقص دونوں کے قواعد کا اطلاق ہوگا یعنی اس کے ناقصہ کا حرف علت مثال کے قواعد کے تحت اور لام کلمہ کا حرف علت ناقص کے قواعد کے تحت تبدیل ہوگا۔ جبکہ لفیف مقرون پر اعراف کے قواعد کا اطلاق نہیں ہوگا بلکہ صرف ناقص کے قواعد کا اطلاق ہوگا یعنی اس کے میں کلمہ کا حرف علت تبدیل نہیں ہوگا اور لام کلمہ کا حرف علت ناقص کے قواعد کے تحت تبدیل ہوگا۔ اس اصول کے ساتھ ساتھ لفیف مادوں کے متعلق کچھ وضاحتیں بھی ذہن نشین کر لیں تو ان کو سمجھنے اور استعمال کرنے میں آپ کو کافی مدد مل جائے گی۔

۷۸ : ۴ اوپر آپ کو بتلایا گیا ہے کہ لفیف مفروق وہ ہے جس کے ناقصہ اور لام کلمہ پر حرف علت آئے۔ اب یہ بھی نوٹ کر لیں کہ لفیف مفروق میں ناقصہ پر ہمیشہ "و" اور لام کلمہ

۵ : ۸ لفیف مفروق ثلاثی مجرد کے باب ضَوْب اور سَمْع سے آتا ہے جبکہ باب حَسِب سے بہت ہی کم استعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ اس کے ناکلمہ کی "و" پر مثال کا قاعدہ جاری ہوتا ہے یعنی باب ضَوْب اور حَسِب کے مضارع سے "و" گر جاتی ہے مگر باب سَمْع کے مضارع میں اکثر و بیشتر برقرار رہتی ہے جبکہ تینوں ابواب کے لام کلمہ پر ناقص کا قاعدہ جاری ہوتا ہے جیسے باب ضَوْب میں وَفَى يَوْفَى سے وَفَى يَقِيْ باب حَسِب میں وَلِيْ يَوْلِيْ سے وَلِيْ يَلِيْ (قریب ہونا) اور باب سَمْع میں وَهَى يَوْهَى سے وَهَى يَوْهَى ہو جائے گا۔

۶ : ۸ لفیف مفروق میں مثال اور ناقص دونوں کے قواعد کے اطلاق کا ایک خاص اثر یہ ہوتا ہے کہ اس کے ہر حاضر کے پہلے صیغے میں فعل کا صرف صیغہ باقی بچتا ہے مثلاً وَفَى ، يَقِيْ سے فعل امر اصلاً قِيْ بنتا ہے۔ پھر جب لام کلمہ "ی" کو محذوم کرتے ہیں تو وہ بھی گر جاتی ہے اس طرح فعل امر قِي (تو بچا) استعمال ہوتا ہے۔

۷ : ۸ اور آپ کو یہ بھی بتایا گیا ہے کہ لقیف مقرون وہ ہوتا ہے جس میں حروف علت باہم قرین یعنی ساتھ ساتھ ہوتے ہیں۔ عام طور پر کسی مادے کے عین اور لام کلمہ پر حروف علت یکجا ہوتے ہیں۔ نا اور عین کلمہ پر ان کے یکجا ہونے والے مادے بہت کم ہیں اور جو چند ایک ایسے مادے ہیں بھی تو عموماً ان سے کوئی فعل استعمال نہیں ہوتا۔ مثلاً قرآن کریم میں ایسے مادے دلفظوں و نل (خرابی۔ تباعی وغیرہ) اور نؤم (دن) میں آئے ہیں۔ اگرچہ عربی ڈکشنریوں میں ان دونوں مادوں سے ایک آدھ فعل بھی مذکور ہوا ہے لیکن قرآن کریم میں ان سے ماخوذ کوئی صیغہ فعل کہیں وارد نہیں ہوا۔ اس لئے عربی گرامر میں جب لقیف مقرون کا ذکر ہوتا ہے تو اس سے مراد وہی مادہ ہوتا ہے جس میں عین کلمہ اور لام کلمہ دونوں حروف علت ہوں۔

۸ : ۸ لقیف مقرون میں عین کلمہ پر "و" اور لام کلمہ پر "ی" عی ہوتی ہے۔ ایسا نہیں ہوتا

و ذخیره الفاظ

وئی : وُفِی (ض) وُفَاءٌ مَذْرِیاً وعدہ پورا کرنا، (افعال) وعدہ پورا کرنا، یہاں نہ پورا مانا پنا،  
(تفعیل) حق پورا دینا، (تفعیل) حق پورا لے لیا، موت دینا

ح ی ی: حَبِی (س) حَبَاةٌ زنده رہنا، حَبَاءٌ مِثْلُ شَرْمَا، (انفعال) زنده کرنا، حَبَّی متوجہ ہو،  
جلدی کرو (تفعیل) درازی عمر کی دعا دینا، سلام کرنا، (استفعال) شرم کرنا، با ز رہنا  
وق ی: وَقَّی (ض) وَقَّایَةً بچانا، (انفعال) بچنا، پرہیز کرنا، تقوی اللہ کی مارتھلگی کا خوف

ل وی : لَوِی (ض) لَیْئَا رِی بِنَا، مَوْرَا

ھوی : ھِیْی (ض) ھَوِیَا تِیْزِی سے نیچے اترنا، (س) ھَوِی چاہنا، پسند کرنا ھَوِیَا ھَوِیَا ھَوِیَا  
ہر چیز جو چیز نیچے سے کھٹی ہو، ھَوِیَا ھَوِیَا ھَوِیَا، عشق

ب خ س : بَخَسَ (ف) بَخَسَا ھَنَامَا

ع ی ی : عِیْی (س) عِیَا کام سے تھک جانا، عاجز ہونا

### مشق نمبر ۷۴ (الف)

مندرجہ ذیل مادوں سے ان کے سامنے دیئے گئے بواب سے اصلی اور تبدیل شدہ شکل میں  
صرف صغیر کریں :

(i) وق ی : ضَرَبَ	افعال
(ii) وف ی : افعال	تفعیل
(iii) س وی : تفعیل	افعال
(iv) ح ی ی : سَمِعَ	افعال
	استفعال

### مشق نمبر ۷۴ (ب)

مندرجہ ذیل اسماء و افعال کی قسم، مادہ، باب اور صیغہ بتائیں :

(۱) اِسْتَوٰی	(۲) سَوٰی	(۳) یَسْتَوِی	(۴) سَوَّیْتُ	(۵) اَوْفَوْا
(۶) اَوْفِیْ	(۷) اَوْفِیْ	(۸) تَوَفَّیْ	(۹) تَوَفَّ	(۱۰) تَوَفَّیْ
(۱۱) وَفِیْ	(۱۲) یَتَوَفَّیْ	(۱۳) یُحِیْی	(۱۴) اُحْیِیْ	(۱۵) حَیَّیْمْ
(۱۶) تَجِیْءُ	(۱۷) حَیَّوْا	(۱۸) یُحِیْی	(۱۹) حَیَّ	(۲۰) اُحْیِیْ

(۲۱) یَسْخِیْی (۲۲) نَحِیْا (۲۳) اِتَّقِیْ (۲۴) مُتَّقُونَ (۲۵) قِی

(۲۶) وَاقِ (۲۷) اَنْ تَتَّقُوا (۲۸) قُتُّوا (۲۹) تَقِیْ (۳۰) وَفِیْ

(۳۱) یَلْوُونَ (۳۲) اَنْ تَلْوُوا (۳۳) تَهْوِی (۳۴) تَهْوِیْ

### مشق نمبر ۷۴ (ج)

مندرجہ ذیل عبارتوں میں افعال کیف کی اعرابی حالت اور اس کی وجہ بتائیں پھر مکمل عبارت کا  
ترجمہ کریں۔

(۱) سَوَّاءٌ عَلَیْھِمْ اَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْھُمْ (۲) ھُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَکُمْ مَّا فِی  
الْاَرْضِ جَمِیْعًا ثُمَّ اَسْتَوٰی اِلَی السَّمَاءِ فَسَوَّھُنَّ سَبْعَ سَمَوٰتٍ (۳) اَوْفَوْا  
بِعَھْدِیْ اَوْفِ بِعَھْدِکُمْ (۴) اِذْ قَالَ اِبْرٰھِیْمُ رَبِّیْ الَّذِیْ یُحِیْیْ وَیُمِیْتُ قَالَ  
اَنَا اُحِیْیْ وَاُمِیْتُ (۵) اِذْ قَالَ اللّٰهُ یُعِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ  
(۶) مَنْ اَوْفٰی بِعَھْدِہٖ وَاتَّقٰی فَاِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ (۷) وَانْ مِنْھُمْ لَفَرِیْقًا  
یَلْوُنَ اَلِیْسَتَھُمْ بِالْکٰثِبِیْنَ (۸) سَخَّکَ فِیْنَا عَذَابَ النَّارِ (۹) وَاِذَا  
حُیِّیْتُمْ بِتَجِیْءٍ فَاُحِیُّوْا بِاَحْسَنِّ مِنْھَا اَوْ رُدُّوْھَا (۱۰) وَانْ تَلُوْا اَوْ تُعْرَضُوْا فَاِنَّ  
اللّٰهَ کَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا (۱۱) کُلَّمَا جَاءَھُمْ رَسُوْلٌ مِنْھُمْ لَمْ یَكُنْ لَھُمْ اِلَّا  
اَنفُسُھُمْ فَرِیْقًا کٰذِبُوْا وَفَرِیْقًا یَّقْنَلُوْنَ (۱۲) قُلْ لَا یَسْتَوِی الْخَبِیْثُ  
وَالطَّیِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَکَ کَثْرَةُ الْخَبِیْثِ (۱۳) اِسْتَجِیْبُوْا لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا  
دَعَاکُمْ لِمَا یُحِیْیْکُمْ (۱۴) لَیْھٰکَ مِنْ هٰلَکَ عَنْ نَّبِیِّةٍ وَیُحِیْیَ مَنْ حَیَّ  
عَنْ نَّبِیِّةٍ (۱۵) ثُمَّ اَسْتَوٰی عَلٰی الْعَرْشِ یُبَیِّنُ الْاَمْرَ (۱۶) مَنْ کَانَ یُرِیْدُ  
الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا وَرَزَقْنٰھَا نَوْفًا اِلَیْھِمْ اَعْمَالُھُمْ فِیْھَا وَھُمْ فِیْھَا لَا یُحْسِنُوْنَ



(۱۷) فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنْتَ وَلِيِّيَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ (۱۸) مَا لَكَ مِنَ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا وَاقٍ (۱۹) فَاَجْعَلْ أَفْنِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ (۲۰) فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ (۲۱) وَاللَّهُ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا (۲۲) وَتَوَفَّنِي كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ (۲۳) وَجَدَ اللَّهُ عِنْدَهُ قُوَّةً جَسَدَهُ (۲۴) قُلْ يَتَوَفَّكُم مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِي ذُكِّرَ بِكُمْ (۲۵) إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ يُؤَدَّى النَّبِيُّ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمُ الْمَوْتُ وَمَن تَتَّبَعَ الذِّكْرَ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْنَاهُ (۲۶) مَا هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا (۲۸) أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَمْ يَغَيِّرْ بِخَلْقِهِنَّ يَقْدِرْ عَلَىٰ أَنْ يُخَيِّجَ الْمَوْتَى (۲۹) وَإِنْ تَوَلَّوْا يَتَوَفَّاكُم أَجُوزًا (۳۰) وَوَفَّيْتُمُ رَّبَّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ (۳۱) وَأَنَّهُ هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَىٰ وَأَنَّهُ هُوَ أَمَاتٌ وَأَحْيَىٰ (۳۲) وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ (۳۳) قُلْ أَنْفُسُكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا (۳۴) سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى الَّذِي خَلَقَ فَسُوَّى

## صحیح غیر سالم اور معطل افعال میں

### تغییرات کے قواعد کا خلاصہ

#### محموز کے لئے قواعد :

۱- اگر کسی کلمے میں دو ہمزہ ایک ساتھ ہوں۔ ایک متحرک ہو اور دوسرا ساکن تو دوسرے ہمزہ کو پہلے کی حرکت کے مطابق حرف علت میں بدل دیں گے یعنی

اَ = آ اِ = اِ اُ = اُ

جیسے امن سے : آمِن = اَمِن اَمِنًا = اَمِنًا

۲- کسی کلمے کی ابتداء میں دو مفتوح ہمزہ ہوں تو دوسرے ہمزہ کو "و" سے بدل دیں گے

جیسے : امر سے آامِر = اَوَامِر

اخر سے آاخر = اَوَاخِر

۳- ساکن / مفتوح ہمزہ کو ماقبل حرف کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدل سکتے ہیں

جیسے : ذَنْبٌ = ذَنْبٌ رَأْسٌ = رَأْسٌ

كُفُّوا = كُفُّوا هُزُوا = هُزُوا

مُؤْمِنٌ = مُؤْمِنٌ يُؤْمِنُ = يُؤْمِنُ

۴- جو ہمزہ "و" یا "ی" ساکن کے بعد آئے اسے اسی حرف علت میں بدل کر ادغام کر دیں

جیسے : نَبِيٌّ = نَبِيٌّ نَبِيَّةٌ = نَبِيَّةٌ

۵- جو ہمزہ حرف صحیح ساکن کے بعد آئے اُس کی حرکت حرف صحیح کو دے کر اسے حذف

کر دیں جیسے : مَرَّةٌ = مَرَّةٌ

نوٹ : قاعدہ نمبر ۱ اور ۲ لازمی ہیں بقیہ تین اختیاری ہیں۔

## مُضَاعَف کے لئے قواعد :

- ۱- اگر مطلق اول اور مطلق ثانی دونوں متحرک ہوں تو مطلق ثانی کی حرکت کے ساتھ ادغام کریں گے جیسے : مَلَدُ (ن) = مَلَدُ ظَلِلَ (س) = ظَلَّ
- ۲- اگر مطلق اول ساکن اور مطلق ثانی متحرک ہو تو اس صورت میں بھی ادغام کریں گے جیسے :

سَوَّرَ = سَوَّرَ

- ۳- اگر مطلق اول متحرک ہو اور اس سے ماقبل حرف ساکن ہو تو مطلق اول کی حرکت ماقبل کی طرف منتقل کر دیتے ہیں اس کے بعد قاعدہ نمبر ۲ کے مطابق ادغام کرتے ہیں جیسے :

م د د (ن) : مَمْلَدُ - مَمْلَدُ - مَمْلَدُ

- ۴- اگر مطلق اول متحرک اور مطلق ثانی ساکن اصلی ہو تو ادغام نہیں کریں گے جیسے : نَعِلَ ماضی کا چھٹا صیغہ : مَلَدُنْ (اس میں مطلق ثانی ساکن اصلی ہے)

- ۵- اگر مطلق اول متحرک اور مطلق ثانی ساکن عارضی ہو (مجزوم ہونے کی وجہ سے) تو ادغام اور فکد ادغام دونوں جائز ہیں :

لَمْ يَمْلُدْ / لَمْ يَمْلُدْ / لَمْ يَمْلُدْ (مطلق اول پر ضمہ ہے اس لئے ادغام کی تین جائز شکلیں ہیں) لَمْ يَفُورْ / لَمْ يَفُورْ / لَمْ يَفُورْ (مطلق اول پر کسرہ ہے اس لئے ادغام کی دو جائز شکلیں ہیں)

## ہم نخرج حروف کے ادغام کے لئے قواعد :

ہم نخرج حروف : ث، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ  
ہم نخرج حروف کا ادغام ثلاثی مزید کے ان ابواب میں ہوگا جن کے ماضی اور مضارع میں "ت" آتی ہے یعنی باب افعال، تفاعل اور استفعال جبکہ یہ حروف "تا" کلمے کی جگہ آئیں۔

## ۱- باب افعال :

- i- اگر فاقلمے کی جگہ د/ذ/ز ہوں تو ت انہی حروف میں بدل جائے گی جیسے :  
ذکر سے اذتکر - اذذکر - اذتکر  
يذكر - يلدذكر - يلدتكر

- ii- اگر فاقلمے کی جگہ ص / ض / ط / ظ آجائے تو ت، ط میں بدل جاتی ہے  
ص پ ر : اصتبر - اصطبر - يصتبر - يضطبر  
ض ر ر : اضطر - اضطر - يضطر - يضطر

## ۲- باب تفاعل و تفاعل :

- ان ابواب میں اگر فاقلمے کی جگہ ہم نخرج حروف میں سے کوئی بھی آجائے تو ماضی و مضارع کی ت اس حرف میں بدل جاتی ہے جیسے :

باب تفاعل میں ذکر سے قلدتكر - قلدتكر - اذتكر

يقلدتكر - يلدتكر - يلدتكر

باب تفاعل میں درک سے قلدترك - قلدترك - اذترك

يقلدترك - يلدترك - يلدترك

## ۳- باب استفعال :

- اس باب میں اگر فاقلمے کی جگہ ہم نخرج حروف میں سے کوئی آجائے تو ماضی و مضارع کی ت حذف ہو جاتی ہے جیسے :

طوع سے استطوع - استطوع - استطوع

- نوٹ : باب افعال کے لئے قواعد لازمی جبکہ دیگر ابواب کے لئے قواعد اختیاری ہیں۔

## مثال کے لئے قواعد :

- ۱- ثلاثی مجرد میں باب فَتَح، ضَرَبَ اور خَبَسَ کے مضارع معروف میں اور باب سَمِعَ کے اُس فعل کے مضارع معروف میں جس کے مادے میں حروفِ طَلْقِ (ع ح غ خ) آتے ہوں، مثال واوی کی "و" گر جائے گی :
- وَهَبَ (ف) : يُوْهَبُ - يَهْبُ وَجَدَ (ض) : يُوْجَدُ - يَجِدُ
- وَرَّثَ (ج) : يُوْرَثُ - يَرِثُ وَصَعَ (س) : يُوْصَعُ - يَصْعُ
- ۲- باب افعال میں مثال واوی کی "و" لازماً اور مثال یائی کی "ی" اختیاری طور پر ت میں بدل جاتی ہے :

- وَجَدَ : اَوْتَجَدَ - اِتَجَدَ يُوْتَجَدُ - يَتَجَدُ اَوْتَجَدَا - اِتَجَدَا
- وَصَعَ : اَوْصَعَ - اِصَعَ يُوْصَعُ - يَصَعُ اَوْصَعَا - اِصَعَا
- ۳- اگر "و" ساکن سے پہلے حرف پر کسرہ آئے تو "و" کو "ی" میں بدل دیتے ہیں
- ییسے : وَجَدَ (س) سے فعل امر کا پہلا صیغہ اَوْجَلْ - اِجَلْ
- ۴- اگر "ی" ساکن سے پہلے حرف پر ضمہ آئے تو "ی" کو "و" میں بدل دیں گے ییسے
- ی ق ن سے باب افعال میں فعل مضارع کا پہلا صیغہ يَتَّقْنَ - يُوَقِّنْ
- ۵- جن افعال کے مضارع معروف میں "و" گر جاتی ہے ان کا مصدر عَلَّةٌ یا غَلَّةٌ کے وزن پر بھی آسکتا ہے ییسے :

وَضَعَ : وَضَعٌ - ضَعَةٌ	وَسَعَ : وَسَعٌ - سَعَةٌ
وَصَلَ : وَصَلٌ - صِلَةٌ	وَهَبَ : وَهَبٌ - هِبَةٌ
وَرَّثَ : وَرَثٌ - رِثَةٌ	وَصَفَ : وَصَفٌ - صِفَةٌ

## اجوف کے لئے قواعد :

- ۱- اگر حرف علت متحرک ہو اور اس سے ماقبل حرف مفتوح ہو تو حرف علت کو الف میں بدل دیتے ہیں ییسے : قَوْلٌ سے قَالٌ ، خَوْفٌ سے خَافٌ ، بَيْعٌ سے بَاعٌ
- ۲- اگر حرف علت متحرک ہو اور ماقبل ساکن ہو تو حرف علت کی حرکت ماقبل حرف کو منتقل کر کے حرف علت کو اسی حرکت کے مطابق حرف علت میں بدل دیں گے ییسے :
- يَخُوفُ - يَخُوفُ - يَخَافُ
- ۳- اگر حرف علت کے بعد حرف ساکن ہو تو حرف علت کو حذف کر دیں گے اور ثلاثی مجرد میں قائلے کی حرکت :

- (i) اگر قاعدہ نمبر ۲ کے مطابق منتقل شدہ ہو تو برقرار رہے گی ییسے :
- ق و ل (ن) سے مضارع معروف کا چھٹا صیغہ يَقُولْنَ - يَقُولْنَ - يَقُلْنَ
- (ii) اگر فتح ہو تو باب نَصَوَ اور حَوَ میں ضمہ اور بقیہ ابواب میں کسرہ ہو جائے گی ییسے :
- ق و ل (ن) سے ماضی معروف کا چھٹا صیغہ قَوْلُنْ - قُلْنْ
- خ و ف (س) سے ماضی معروف کا چھٹا صیغہ خَوْفُنْ - خِفْنْ
- ب ی ع (ض) سے ماضی معروف کا چھٹا صیغہ بَيْعُنْ - بَعْنْ
- ۴- اسم الآلة، الفعل المصنفه، الفعل التفضيل، الوان و عیوب کے مذکر کے وزن اَفْعَلُ، الوان و عیوب کے مزید فیہ کے ابواب اِسْوَدَ اِسْوَدُ (سیاہ ہونا) اَبْيَضَ اَبْيَضُ (سفید ہونا) اور اسمائے تعجب پر مندرجہ بالا قواعد کا اطلاق نہیں ہوتا۔
- ۵- ثلاثی مجرد میں

- (i) اسم الفاعل بناتے ہوئے حرف علت ہمزہ میں بدل جاتا ہے ییسے :
- ق و ل سے : قَاوِلٌ قَائِلٌ



(ii) اجوف واوی کے اسم المفعول کا وزن مَفْعُولٌ سے مَفْعُولٌ بن جاتا ہے جیسے:

ق ول سے : مَفْعُولٌ — مَفْعُولٌ

اجوف یائی کا اسم المفعول صحیح وزن یعنی مَفْعُولٌ پر بھی آتا ہے اور خلاف قیاس مَفْعِلٌ کے وزن پر بھی آتا ہے۔

۶- حرف علت اگر مکسور ہو اور اس کے ماقبل ضمہ ہو تو ضمہ کو کسرہ میں بدل کر حرف علت کو "ی" ساکن میں تبدیل کر دیتے ہیں جیسے :

ق ول سے ماضی مجہول فَوَّلَ - قَبَّلَ ب ی ع سے ماضی مجہول بَعَّ - بَعَّ

۷- فُعِلَ کے وزن پر "و" بدل جاتی ہے "ی" میں جیسے :

موت : مَيُوت - مَيِّت

۸- ملائی مزید میں

(i) باب تفعیل، تفعّل، مفاعله اور تفاعل میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔

(ii) باب انفعال اور افعال کے مصدر میں "و" بدل جاتی ہے "ی" میں جیسے :

ق و د سے باب انفعال کا مصدر اِنْقَوَاذًا - اِنْقِيَاذًا

ج و ز سے باب افعال کا مصدر اِجْتَوَاذًا - اِجْتِيَاذًا

(iii) باب افعال کے مصدر میں حسب ذیل تغیرات ہوتی ہیں:

ط و ع : اِطْلَوْا عًا - اِطْلَوْا عًا - اِطْلَا عًا - اِطْلَاعًا

(iv) باب استفعال کے مصدر میں حسب ذیل تغیرات ہوتی ہیں:

ع و ن : اِسْتَعْوَا نًا - اِسْتَعْوَا نًا - اِسْتَعَا نًا - اِسْتِعَانًا

(v) باب استفعال میں اِسْتِصْوَا نًا اور اِسْتِصْوَا ذًا میں تبدیلی نہیں ہوتی۔

## ماقص کے لئے قواعد :

۱- متحرک حرف علت الف میں بدل جاتا ہے اگر اُس سے قبل حرف پرفتح ہو جیسے :

دع و (ن) سے ماضی معروف کا پہلا صیغہ دَعَوْ - دَعَا

س ع ی (ف) سے مضارع معروف کا پہلا صیغہ يَسْعَى - يَسْعَى

نوٹ : اس قاعدہ کا اطلاق ماضی معروف کے پہلے اور مضارع معروف کے پہلے،

چوتھے، ساتویں، تیرھویں اور چودھویں صیغوں پر ہوتا ہے۔

۲- "و" مضموم سے قبل ضمہ ہو اور یائے مضموم سے قبل کسرہ ہو تو یہ ساکن ہو جاتے ہیں جیسے :

دع و (ن) سے مضارع معروف کا پہلا صیغہ يَدْعُو - يَدْعُو

رم ی (ض) سے مضارع معروف کا پہلا صیغہ يَوْمِي - يَوْمِي

نوٹ : اس قاعدے کا اطلاق مضارع معروف کے پہلے، چوتھے، ساتویں، تیرھویں

اور چودھویں صیغوں پر ہوتا ہے۔

۳- اگر کسی صیغے میں دو حرف علت آجائیں تو ماقص کا حرف علت محذوف ہو جائے گا۔ اب

اگر عین کلمے پر ضمہ یا کسرہ ہو تو اس حرکت کو باقی رہنے والے حرف علت کے مطابق

بدل دیں گے جیسے :

دع و (ن) سے ماضی معروف کا تیسرا صیغہ دَعَوْا - دَعَوْا

ل ق ی (س) سے ماضی معروف کا تیسرا صیغہ لَقُوا - لَقُوا

س ع ی (ف) سے مضارع معروف کا تیسرا صیغہ يَسْعَوْنَ - يَسْعَوْنَ

رم ی (ض) سے مضارع معروف کا تیسرا صیغہ يَوْمُونَ - يَوْمُونَ

نوٹ : اس قاعدہ کا اطلاق ماضی معروف کے تیسرے اور مضارع معروف کے تیسرے،

نویں اور دسویں صیغوں پر ہوتا ہے۔

۴- حرف علت حذف ہو جائے گا اگر اس کے بعد والا حرف ساکن ہو اور اس سے ماقبل حرف پر فتح ہو جیسے :

دع و (ن) سے ماضی معروف کا چوتھا صیغہ دَعَوْث - دَعَث

نوٹ : اس قاعدہ کا اطلاق باب فَتَح، نَصْر اور ضَرْب کے ماضی معروف کے چوتھے صیغہ پر ہوتا ہے۔ البتہ پانچواں صیغہ چوتھے صیغے کے مطابق بنے گا جیسے :

دع و (ن) سے ماضی معروف کا چوتھا صیغہ دَعَث اور پانچواں صیغہ دَعَثَا

ل ق ی (س) سے ماضی معروف کا چوتھا صیغہ لَقِيَتْ اور پانچواں صیغہ لَقِيْنَا

۵- ناقص واوی میں "و" بدل جائے گی "ی" میں اگر اس سے ماقبل حرف پر کسر ہو جیسے :

دع و سے ماضی مجہول کا پہلا صیغہ دَعَو - دَعِي

نوٹ : اس قاعدے کا اطلاق ماضی مجہول کے علاوہ باب سَمِع اور خَبَس کے ماضی

معروف پر بھی ہوگا۔ مندرجہ ذیل مثالوں میں بھی اسی قاعدہ کا اطلاق ہوا ہے :

ث و ب : ثَوَابٌ (جمع) ..... ثَبَاتٌ

ق و م : قَوَامٌ (مصدر) ..... قِيَامٌ

ص و م : صَوَامٌ (مصدر) ..... صِيَامٌ

۶- ناقص واوی کی "و" بدل جائے گی "ی" میں اگر یہ کسی لفظ میں چوتھے نمبر یا اس کے بعد

واقع ہو اور اس سے ماقبل حرف پر ضم نہ ہو جیسے :

دع و سے مضارع مجہول کا پہلا صیغہ يَدْعُو - يَدْعِي - يَدْعِي

غ ش و (س) سے مضارع معروف کا پہلا صیغہ يَغْشُو - يَغْشِي - يَغْشِي

نوٹ : اس قاعدے کا اطلاق مضارع مجہول کے علاوہ باب فَتَح، ضَرْب، سَمِع اور خَبَس کے مضارع معروف پر بھی ہوگا۔

۷- جب ساکن حرف علت کو مجزوم کریں گے تو وہ حذف ہو جائے گا جیسے :

دع و سے مضارع معروف کا ساتواں صیغہ يَدْعُو - يَدْعُو - اُدْعُ (مفعول امر)

۸- حرف علت گر جاتا ہے اگر اس پر تنوین ضمہ ہو اور اس سے ماقبل حرف متحرک ہو۔ اگر ماقبل

حرف پر فتح ہو تو اسے تنوین فتح کر دیتے ہیں ورنہ تنوین کسرہ جیسے :

دع و سے اسم الفاعل دَاعُو - دَاعِي - دَاع

نوٹ : اس قاعدہ کا اطلاق زیادہ تر ناقص کے اسم الفاعل پر ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اس

قاعدہ کا اطلاق ناقص کے اسم المظروف پر بھی ہوتا ہے جیسے دَعَا (دَعُو) کا اسم

المظروف مَفْعَل کے وزن پر اصلاً مَدْعُو بنتا ہے۔ یہ بھی پہلے مَدْعِي ہوگا، پھر

اس کا لام کلمہ گرے گا۔ ماقبل چونکہ فتح ہے اس لئے اس پر تنوین فتح آئے گی تو یہ

مَدْعِي استعمال ہوگا۔

۹- حرف علت سے ماقبل اگر الف زائد ہو تو حرف علت کو ہمزہ میں بدل دیتے ہیں جیسے :

دع و سے مصدر دَعَاو - دَعَا

۱۰- ناقص یائی کا اسم المفعول خلاف قیاس استعمال ہوتا ہے۔ اس کا وزن مَفْعِي ہوتا ہے جیسے :

هَدَى، يَهْدِي سے مَهْدِي رَضِيَ، يَرْضِي سے مَرْضِي

قَضَى، يَقْضِي سے مَقْضِي

لفيف کے لئے قواعد :

۱- لفيف مفروق پر مثال اور ناقص کے قواعد کا اطلاق ہوتا ہے۔

۲- لفيف مقرون پر ناقص کے قواعد کا اطلاق ہوتا ہے (اجوف کے قواعد کا اطلاق نہیں ہوتا)۔

۳- لفيف مقرون کا اسم الفاعل كَعْبِل کے وزن پر بھی آتا ہے جیسے :

ق و ی سے قَوِي ح ی ی سے حَي

## اسماءُ العدد (حصہ اول)

۷۹: ۱ اسماءُ العدد، اشیاء کی تعداد یا تناسب یا ترتیب کو ظاہر کرتے ہیں۔ اشیاء کی تعداد ظاہر کرنے والے عدد کو ”عددِ اصلی“، تناسب ظاہر کرنے والے عدد کو ”عددِ کسری“ اور ترتیب ظاہر کرنے والے عدد کو ”عددِ ترتیبی“ یا ”عددِ وصفی“ کہتے ہیں۔ مثلاً چار کتابیں میں چار عدد اصلی ہے۔ چوتھائی حصہ میں چوتھائی عدد کسری ہے۔ تیسری سورۃ میں تیسری عدد ترتیبی ہے۔ اب ہم علیحدہ علیحدہ عدد کی ان اقسام کی تفصیل سمجھیں گے۔

۷۹: ۲ عدد اصلی کو عربی زبان میں حسب ذیل چار گروہوں میں تقسیم کیا جاتا ہے :

مفرد : ایک سے لے کر دس تک ، ایک سو اور ایک ہزار۔

یہ اعداد ایک لفظ پر مشتمل ہوتے ہیں لہذا مفرد کہلاتے ہیں۔

مربک : گیارہ سے لے کر ایس تک۔

یہ اعداد دو الفاظ پر مشتمل ہوتے ہیں لہذا مرکب کہلاتے ہیں۔

عقود : دھاریاں یعنی بیس، تیس، چالیس، پچاس، ساٹھ، ستر، اسی، نوے

معطوف : عقود کے علاوہ اکیس سے لے کر ننانوے تک کے اعداد

یہ اعداد مفرد اور عقود اعداد کو جوڑ کر بنائے جاتے ہیں۔

۷۹: ۳ اب ہم عربی زبان میں مذکورہ بالا اعداد بنانے کے قواعد سیکھیں گے۔ عربی زبان

میں اعداد بنانے کا قاعدہ انگریزی زبان کی طرح ہے لیکن عربی زبان میں اعداد کے لئے مذکور

مونث کے صیغہ علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں۔

۷۹: ۴ عربی زبان میں مفرد اعداد کی کتنی حسب ذیل ہے :

عدد	مذکر کے لئے	مونث کے لئے
۱	وَاحِدٌ	وَاحِدَةٌ
۲	اِثْنَانِ / اِثْنَيْنِ	اِثْنَانِ / اِثْنَيْنِ
۳	ثَلَاثَةٌ	ثَلَاثٌ
۴	أَرْبَعَةٌ	أَرْبَعٌ
۵	خَمْسَةٌ	خَمْسٌ
۶	سِتَّةٌ	سِتٌّ
۷	سَبْعَةٌ	سَبْعٌ
۸	ثَمَانِيَةٌ	ثَمَانٍ
۹	تِسْعَةٌ	تِسْعٌ
۱۰	عَشْرَةٌ / عَشْرَةٌ	عَشْرٌ / عَشْرٌ

مفرد اعداد کے حوالے سے نوٹ کریں کہ :

i - ایک اور دو کے لئے مونث اعداد قاعدہ کے مطابق آتے ہیں لیکن تین سے دس تک قاعدہ

کے برعکس مذکر اعداد کے ساتھ ”ة“ آتی ہے اور مونث اعداد کے ساتھ ”ہ“ نہیں آتی۔

ii - اِثْنَانِ اور اِثْنَيْنِ میں ہمزہ دراصل ہمزۃ الوصل ہوتا ہے۔

iii - آٹھ کے لئے مونث عدد و ثَمَانِيَةٌ آتا ہے جو ناقص کے قاعدہ کے تحت ثَمَانٍ بولا جاتا ہے۔

iv - مفرد اعداد کی اراہگی وقف کے ساتھ کی جاتی ہے یعنی انھیں بولنے وقت وقف کیا جاتا ہے۔

۷۹: ۵ آئیے اب عربی زبان میں مرکب اعداد کی کتنی دیکھتے ہیں :



عدد	مذکر	مونث
۱۱	أَحَدٌ عَشْرَ	إِحْدَى عَشْرَةَ
۱۲	إِثْنَا عَشْرَ	إِثْنَا عَشْرَةَ
۱۳	ثَلَاثَةُ عَشْرَ	ثَلَاثَ عَشْرَةَ
۱۴	أَرْبَعَةُ عَشْرَ	أَرْبَعَ عَشْرَةَ
۱۵	خَمْسَةُ عَشْرَ	خَمْسَ عَشْرَةَ
۱۶	سِتَّةُ عَشْرَ	سِتَّ عَشْرَةَ
۱۷	سَبْعَةُ عَشْرَ	سَبْعَ عَشْرَةَ
۱۸	ثَمَانِيَةُ عَشْرَ	ثَمَانِيَ عَشْرَةَ
۱۹	تِسْعَةُ عَشْرَ	تِسْعَ عَشْرَةَ

مرکب اعداد میں واجدہ کی جگہ اُحد اور واجدۃ کی جگہ اِحدی استعمال ہوتا ہے۔  
۷۹: ۶ عربی زبان میں عقود اعداد کی کتنی مذکر و مونث کے لئے یکساں ہوتی ہے اور وہ صپ ذیل ہے :

عدد	عشرون / عِشْرُون
۲۰	عِشْرُون
۳۰	ثَلَاثُونَ / ثَلَاثِينَ
۴۰	أَرْبَعُونَ / أَرْبَعِينَ
۵۰	خَمْسُونَ / خَمْسِينَ
۶۰	سِتُّونَ / سِتِّينَ
۷۰	سَبْعُونَ / سَبْعِينَ

۸۰	ثَمَانُونَ / ثَمَانِينَ
۹۰	تِسْعُونَ / تِسْعِينَ
<u>۷۹: ۷</u> معطوف اعداد کی کتنی حسب ذیل ہے :	

عدد	مذکر	مونث
۲۱	أَحَدٌ وَعِشْرُونَ	إِحْدَى وَعِشْرُونَ
۲۲	إِثْنَانِ وَعِشْرُونَ	إِثْنَانِ وَعِشْرُونَ
۲۳	ثَلَاثَةُ وَعِشْرُونَ	ثَلَاثَ وَعِشْرُونَ
۲۴	أَرْبَعَةُ وَعِشْرُونَ	أَرْبَعَ وَعِشْرُونَ
۲۵	خَمْسَةُ وَعِشْرُونَ	خَمْسَ وَعِشْرُونَ
۲۶	سِتَّةُ وَعِشْرُونَ	سِتَّ وَعِشْرُونَ
۲۷	سَبْعَةُ وَعِشْرُونَ	سَبْعَ وَعِشْرُونَ
۲۸	ثَمَانِيَةُ وَعِشْرُونَ	ثَمَانِيَ وَعِشْرُونَ
۲۹	تِسْعَةُ وَعِشْرُونَ	تِسْعَ وَعِشْرُونَ

نوٹ کریں کہ

۱۔ ۲۸ کے ہندسے کی عربی میں ثَمَانِيَةُ اور ثَمَانِ استعمال ہوا ہے جو بقیہ اعداد سے مختلف ہے۔

ii۔ عقود کے علاوہ ننانوے تک کتنی اسی طرح ہوتی ہے۔

۷۹: ۸ اب ہم دوبارہ مفرد اعداد کی طرف آتے ہیں۔ مفرد اعداد میں ایک سے دس تک کے اعداد کے علاوہ ایک سو اور ایک ہزار بھی شامل ہوتے ہیں۔ ان کی اور ان کے نظمیہ و جمع

کی عربی مذکور مونث کے لئے یکساں اور صیغہ ذیل ہے :

عدد	مذکور و مونث
۱۰۰	مِئَةٌ / مِائَةٌ
۱۰۰۰	أَلْفٌ
۲۰۰	مِئَتَانِ / مِائَتَانِ
۲۰۰۰	أَلْفَانِ / أَلْفَيْنِ
۳۰۰	ثَلَاثُ مِئَةٍ
۳۰۰۰	ثَلَاثَةُ أَلْفٍ
۴۰۰	أَرْبَعُ مِئَةٍ
۴۰۰۰	أَرْبَعَةُ أَلْفٍ
۱۱۰۰۰	أَحَدُ عَشَرَ أَلْفًا
۱۲۰۰۰	إِثْنَا عَشَرَ أَلْفًا

آپ نے نوٹ کیا ہوگا کہ تین سو کے لئے عربی میں 'ثلاث' استعمال ہوا ہے لیکن تین ہزار کے لئے عربی میں 'ثلاثة' آیا ہے۔ اسی طرح تین سو کے لئے عربی میں 'مئة' حالت جر میں اور واحد استعمال ہوا ہے جبکہ تین ہزار کے لئے عربی میں 'ألف' پر عرب تو جری کا ہے لیکن اس کی جمع 'آلاف' استعمال ہوئی ہے۔ 'مئة' کی جمع اکثر و بیشتر 'مئات' یعنی جمع سالم و مونث استعمال ہوتی ہے جبکہ 'ألف' کی جمع 'آلاف' (کئی ہزار) یا 'ألوف' بھی استعمال ہوتی ہے۔

ایک لاکھ کے لئے عربی 'مئة ألف' (ایک سو ہزار) دس لاکھ کے لئے عربی 'ألف ألف' (ایک ہزار - ہزار) یا 'مليون' اور ایک کروڑ کے لئے عربی 'عشرة آلاف ألف' (دس ہزار - ہزار) یا 'عشرة ملايين' یا 'مئو' ہوتی ہے۔

۹: ۷۹ تین سے نو تک کے غیر معین اعداد کے لئے لفظ 'بضع' (مونث کے لئے) اور 'بضعة' (مذکر کے لئے) استعمال ہوتا ہے۔ دس سے اوپر کے غیر معین اعداد کے لئے 'نفت' (مذکر مونث دونوں کے لئے) استعمال ہوتا ہے اور یہ کسی دھائی، سیکڑ یا ہزار کے بعد ہی استعمال ہوتا ہے۔ قرآن حکیم میں یہ کہیں استعمال نہیں ہوا۔

۱۰: ۷۹ اب تک ہم نے تمام اعداد اصلی کی عربی کتنی سیکھ لی ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ مرکب اعداد کے علاوہ اعداد کی تمام اقسام معرب ہیں۔ مرکب اعداد میں سے بارہ کے لئے 'إثنا عشر' معرب ہیں اور باقی تمام اعداد معنی ہیں۔

۱۱: ۷۹ اب آئیے چند ہندسوں کی عربی ہم مثالوں کے ذریعہ سمجھتے ہیں :

۵۵۰۰	خَمْسَةُ أَلْفٍ وَخَمْسُونَ
۶۶۵۰	سِتَّةُ أَلْفٍ وَبِئْسَ مِنْهُ وَخَمْسُونَ
۳۰۲	ثَلَاثُ مِئَةٍ وَإِثْنَانِ (مذکر کے لئے)
	ثَلَاثُ مِئَةٍ وَإِثْنَتَانِ (مونث کے لئے)
۱۲۱۷	أَلْفٌ وَمِئَتَانِ وَسَبْعَةُ عَشَرَ (مذکر کے لئے)
	أَلْفٌ وَمِئَتَانِ وَسَبْعُ عَشْرَةٍ (مونث کے لئے)
۴۰۳۶	أَرْبَعَةُ أَلْفٍ وَسِتَّةٌ وَثَلَاثُونَ (مذکر کے لئے)
	أَرْبَعَةُ أَلْفٍ وَسِتٌّ وَثَلَاثُونَ (مونث کے لئے)

آپ نے نوٹ کیا ہوگا کہ پہلے ہزار کی، پھر سیکڑوں کی، پھر اکائی کی اور پھر دہائی کی عربی کی جاتی ہے۔ اکثر و بیشتر یہی ترتیب گنتی کرتے ہوئے اختیار کی جاتی ہے۔ البتہ اس کے برعکس ترتیب بھی جائز ہے یعنی ۴۰۳۶ کی عربی مذکر کے لئے 'سِتَّةٌ وَثَلَاثُونَ وَأَرْبَعَةُ أَلْفٍ' بھی کی جاسکتی ہے۔

## مشق نمبر ۷۵ (الف)

مذکورہ نمونہ اعداد کے لئے اکیاسی سے ننانوے تک کی کتنی تحریر کریں۔

## مشق نمبر ۷۵ (ب)

مندرجہ ذیل اعداد کی مذکورہ نمونہ کے لئے عربی بنائیں :

2180	(iii)	1405	(ii)	7310	(i)
8765	(vi)	943	(v)	615	(iv)

## مشق نمبر ۷۵ (ج)

مندرجہ ذیل اعداد اردو میں تحریر کریں اور ان کی تذکیر و تانیث کی نشاندہی کریں :

- (i) ثَمَانِيَةُ أَلْفٍ وَمِئَةٍ
- (ii) تِسْعُ مِئَةٍ وَعَشْرَةٌ
- (iii) تِسْعَةُ أَلْفٍ وَتِسْعُ مِئَةٍ وَتِسْعُونَ
- (iv) أَلْفَانِ وَمِئَتَانِ وَاثْنَا عَشَرَ
- (v) خَمْسُ مِئَةٍ وَأَرْبَعُ
- (vi) ثَلَاثَةُ أَلْفٍ وَبِسْ وَتِسْعُونَ

## اسماء العدد (حصہ دوم)

۸۰ : ۱ پچھلے سبق میں ہم نے پڑھا کہ اشیاء کے تناسب کو ظاہر کرنے والے عدد 'کسری' یا 'کسور' کہلاتے ہیں۔ کسور کی عربی آدھے ( $1/2$ ) کے لئے نِصْف ہوتی ہے اور باقی کے لئے فُعْلُ یا فُعْلٌ کے وزن پر عددِ اصلی سے بنائی جاتی ہے جیسے :

عدد	عربی
1/3	ثُلُثٌ یا ثُلُثٌ تیسرہ حصہ
1/4	رُبْعٌ یا رُبْعٌ چوتھا حصہ
1/5	خُمْسٌ یا خُمْسٌ پانچواں حصہ
1/6	سُدُسٌ یا سُدُسٌ چھٹا حصہ
1/7	سَبْعٌ یا سَبْعٌ ساتواں حصہ
1/8	ثَمَنٌ یا ثَمَنٌ آٹھواں حصہ
1/9	تُسْعٌ یا تُسْعٌ نواں حصہ
1/10	عَشْرٌ یا عَشْرٌ دسواں حصہ

مندرجہ بالا تمام کسور کی جمع افعال کے وزن پر آتی ہے جیسے ثُلُثٌ کی جمع اَثْلَاثٌ، رُبْعٌ کی جمع اَرْبَاعٌ وغیرہ۔ اعداد کسری میں تذکیر و تانیث کا فرق نہیں ہوتا اور یہ مذکورہ نمونہ کے لئے یکساں ہوتے ہیں۔

۸۰ : ۲ مذکورہ بالا کسور کے علاوہ عَشْرٌ یا اس سے کم کے کسور کو ایک خاص طریقہ سے بنایا جاتا ہے جس کو مندرجہ ذیل مثالوں سے سمجھا جاسکتا ہے :

3/4	ثَلَاثَةُ أَرْبَاعٍ
-----	---------------------



6/7 سِتَّةَ أَشْبَاعٍ

4/9 أَرْبَعَةُ أَشْبَاعٍ

7/10 سَبْعَةُ أَشْبَاعٍ

2/3 کی عربی ثُلُثَانِ استعمال ہوتی ہے عَشْرُو سے اوپر کے کسور کے مندرجہ ذیل طریقہ سے بنائے جاسکتے ہیں :

4/11 أَرْبَعَةُ مِنْ أَحَدِ عَشْرٍ

11/20 أَحَدُ عَشْرٍ مِنْ عِشْرَيْنِ يَا أَحَدُ عَشْرٍ عَلَى عِشْرَيْنِ وَغَيْرِهِ  
۳ : ۸۰ دو دو ' تین تین وغیرہ بنانے کے لئے مَفْعُل اور فَعَال کا وزن استعمال ہوتا ہے جیسے :

دو دو مَفْعُل - مَفْعُل

تین تین ثَلَاث

چار چار رُبَاعٌ وَغَيْرِهِ

ایک ایک کے لئے اکثر و بیشتر لفظ فُرَادٍ یا فُرَادَى استعمال ہوتا ہے۔

### ذخیره الفاظ

تَرَكَ : تَرَكَ (ن) تَرَكَ و تَرَكَانَا چھوڑنا

جَاءَ : جَاءَ (ض) جَاءَ جَاءَانَا

خَلَقَ : خَلَقَ (ن) خَلَقَا و خَلَقَةً پیدا کرنا

مَرَّةً : ایک بار

نَكَحَ : نَكَحَ (ف-ض) نَكَحَا و نَكَحَا شَادَى کرنا

طَابَ : طَابَ (ض) طَابَا / طَابَا اچھا ہونا / اچھا لگنا

### مشق نمبر ۷۶

مندرجہ ذیل قرآنی عبارات کا عدد کسری کی نشاندہی کرتے ہوئے ترجمہ کریں :

(۱) فَلَهُنَّ ثَلَاثَا مَا تَرَكَ

(۲) فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكَتُمْ

(۳) فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثَّلَاثِ

(۴) وَلَا يَنْوِيهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا الشُّمُسُ

(۵) لَقَدْ جِئْتُمُونَا فُرَادَى كَمَا خَلَقْتُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ

(۶) فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمْ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكَنَّ

(۷) فَإِنْ كُنْتُمْ أَهْلًا لِّكُلِّ نِسَاءٍ مِّمَّنَّيْ وَثَلَاثٌ وَرُبَاعٌ

(۸) قُلْ إِنَّمَا أَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ أَنْ تَقُومُوا لِلَّهِ مِثْلَ خَلْقِكُمْ ثُمَّ تَنفَكُّوا

## اسماء العدد (حصہ سوم)

۸۱: ۱ پیرا گراف ۱: ۷۹ میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ اشیاء کی ترتیب یا مرتبہ کو ظاہر کرنے والے عدد کو ”عدد ترتیبی“ یا ”عدد وصفی“ کہتے ہیں۔ دو سے دس تک عدد ترتیبی اَلْفَاعِل کے وزن پر آتا ہے اور اس کی مونث اَلْفَاعِلَةُ آتی ہے۔ البتہ ”ایک“ کے لئے عدد ترتیبی اور اس کی مونث مذکور بالا قاعدہ سے مختلف ہے۔ آئیے عدد ترتیبی کی عربی سمجھتے ہیں :

عدد	مذکر	مونث
پہلا	الْأَوَّلُ	الْأُولَى
دوسرا	الثَّانِي	الثَّانِيَةُ
تیسرا	الثَّالِثُ	الثَّالِثَةُ
چوتھا	الرَّابِعُ	الرَّابِعَةُ
پانچواں	الْخَامِسُ	الْخَامِسَةُ
چھٹا	الْسَّادِسُ	الْسَّادِسَةُ
ساتواں	السَّابِعُ	السَّابِعَةُ
آٹھواں	الْثَّامِنُ	الْثَّامِنَةُ
نواں	التَّاسِعُ	التَّاسِعَةُ
دسواں	الْعَاشِرُ	الْعَاشِرَةُ

۸۱: ۲ گیا رہے اکیس تک عدد ترتیبی اس طرح استعمال ہوتے ہیں :

عدد	مذکر	مونث
گیارہواں	الْحَادِي عَشَرَ	الْحَادِيَةُ عَشْرَةَ
بارہواں	الثَّانِي عَشَرَ	الثَّانِيَةُ عَشْرَةَ
انیسواں	الثَّاسِعَ عَشَرَ	الثَّاسِعَةُ عَشْرَةَ

۸۱: ۳ تمام عقود ، مِئْتَةٌ (ایک سو) اور اَلْفٌ (ایک ہزار) اپنی اصلی صورت میں عدد ترتیبی کے طور پر بھی استعمال ہوتے ہیں لیکن عموماً اس وقت ان پر اَلْ لگا دیا جاتا ہے جیسے:

المِئْتُونَ	میسواں
الْحَادِي وَ الْعِشْرُونَ	اکیسواں (مذکر کے لئے)
الْحَادِيَةُ وَالْأَرْبَعُونَ	اکیسواں (مونث کے لئے)

## مشق نمبر ۷۷

مندرجہ ذیل قرآنی عبارات کا اعداد و ترتیبی کی نشاندہی کرتے ہوئے ترجمہ کریں :

- (۱) سَيَقُولُونَ ثَلَاثَةً رَّابِعُهُمْ كَاثِبُهُمْ (۲) وَيَقُولُونَ خَمْسَةً سَادِسُهُمْ  
كَاثِبُهُمْ (۳) وَيَقُولُونَ سَبْعَةً وَثَامِنُهُمْ كَاثِبُهُمْ (۴) مَا يَكُونُ مِنْ نَجْوَى ثَلَاثَةٍ  
إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ (۵) أَقْرَأَ يَوْمَ اللَّكِّ وَالْعُرَى  
وَمَنْوَةَ الثَّلَاثَةِ الْآخَرَى (۶) لَقَدْ كَفَرَ الْيَلِينُ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ (۷) إِذْ  
أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمُ اتِّينَ فَكَذَّبُوا هُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ

## مرکب عددی

۸۲: ۱ مرکب عددی، اسم العدد اور معدود کے مجموعہ کو کہا جاتا ہے۔ معدود سے مراد وہ اسم ہے جس کی تعداد بترتیب یا وصف بیان کیا جا رہا ہو۔ مثلاً ”چار کتابیں“ میں ”چار“ اسم العدد اور ”کتابیں“ معدود ہے۔ مختلف اسماء العدد کے لئے مرکب عددی بنانے کے قواعد بھی مختلف ہیں۔ اس سے پہلے کہ ہم ان قواعد کو سمجھیں مندرجہ ذیل باتیں نوٹ کر لیں :

۱ - مرکب عددی میں اکثر و بیشتر عدد پہلے اور معدود بعد میں آتا ہے موائے ایک اور دو کے اعداد کے لئے۔

۲ - مذکر اور مونث کے اعتبار سے عدد اور معدود میں مطابقت ہوتی ہے یعنی اگر معدود مذکر ہے تو اسم العدد بھی مذکر ہوگا اور معدود مونث ہے تو اسم العدد بھی مونث ہوگا۔ البتہ مثنوی، ایک سو، ایک ہزار اور ان کے قطنیہ جمع، مذکر و مونث معدود کے لئے یکساں استعمال ہوتے ہیں۔

۳ - معدود اکثر و بیشتر بصورت نکرہ استعمال ہوتا ہے۔

آئیے اب ہم مرکب عددی بنانے کے قواعد کو ترتیب سے سمجھتے ہیں۔

۸۲: ۲ ایک اور دو کے اعداد کے لئے قاعدہ :

ایک اور دو کے اعداد کے لئے معدود پہلے آتا ہے اور مرکب توصیفی کی طرح ہر اعتبار سے معدود اور عدد میں مطابقت ہوتی ہے جیسے :

ایک قلم قَلَمٌ وَاحِدٌ (مذکر کے لئے)

ایک بات كَلِمَةٌ وَاحِدَةٌ (مونث کے لئے)

دو کتابیں كِتَابَانِ اِثْنَانِ (مذکر کے لئے)

دو استانیاں مَعْلَمَتَانِ اِثْنَتَانِ (مونث کے لئے)

۸۲: ۳ تین تا دس کے اعداد کے لئے قواعد :

تین سے لے کر دس تک کے اعداد کے لئے مرکب عددی مرکب اضافی کی طرح بنتا ہے۔ اسم العدد مضاف کی طرح خفیف اور معدود جمع اور مضاف الیہ کی طرح حالت جر میں آتا ہے جیسے :

چار قلم اَرْبَعَةُ اقْلَامٍ (مذکر کے لئے)

پانچ اونٹیاں خَمْسُ نَاقَاتٍ (مونث کے لئے)

۸۲: ۴ گیارہ تا ننانوے کے اعداد کے لئے قواعد :

گیارہ تا ننانوے کے اعداد کے لئے مرکب عددی میں معدود واحد اور منصوب استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

گیارہ ستارے اَحَدُ عَشَرَ كَوْكَبًا (مذکر کے لئے)

چھیالیس مساجد بِعْثَةِ وَاَرْبَعُونَ مَسْجِدًا (مذکر کے لئے)

ترای باغات ثَلَاثٌ وَثَمَانُونَ حَدِيقَةً (مونث کے لئے)

پچاس راتیں خَمْسُونَ لَيْلَةً

۸۲: ۵ ایک سو، ایک ہزار اور ان کے قطنیہ جمع کے اعداد کے لئے قواعد :

ایک سو، ایک ہزار اور ان کے قطنیہ و جمع کے اعداد کے لئے مرکب عددی، مرکب اضافی کی طرح بنتا ہے۔ اسم العدد مضاف کی طرح خفیف اور معدود واحد اور مضاف الیہ کی طرح حالت جر میں آتا ہے جیسے :

ایک سو لڑکے مِئَةُ وَلَدٍ

ایک ہزار لڑکیاں اَلْفُ بِنْتٍ

دو سو بستیاں مِئَتَا قَرْيَةٍ

دو ہزار کرسیاں اَلْفَا كُرْسِيٍّ



تین سو اونٹ  
چار ہزار فرشتے  
ثَلَاث مِئَةِ جَمَلٍ  
أَرْبَعَةُ آلَافٍ مَلَكٍ

سورہ کہف آیت ۲۵ ﴿وَلَبِطُوا فِي كَهْفِهِمْ ثَلَاثَ مِئَةِ سِنِينَ﴾ میں مِئَةِ مضاف کی طرح نہیں آیا اور معدود جمع کی صورت میں آیا ہے جو کہ اس قاعدے سے ایک استثناء ہے۔  
۶ : ۸۲ جیسا کہ اس سے پہلے بتایا گیا کہ معدود بصورت نکرہ استعمال ہوتا ہے۔ البتہ اسے معارف باللام بھی لایا جاسکتا ہے لیکن اس صورت میں اس کا جمع یا اسم جمع ہونا ضروری ہے اور اس سے قبل مِنْ استعمال کیا جاتا ہے جیسے عَشْرُونَ رَجُلًا وَعَشْرُونَ مِنَ الْمَرْجَلِ بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

۷ : ۸۲ ایک اور دو کے اعداد کے علاوہ باقی تمام اعداد کے لئے معدود اسم العدد کے بعد آتا ہے۔ البتہ بعض اوقات معدود کو پہلے بھی لایا جاسکتا ہے جس سے مبالغہ کا اسلوب پیدا ہو جاتا ہے جیسے أَلَسْمَوَاتُ السَّبْعُ کے معنی ہوں گے ساتوں کے ساتوں آسمان۔

۸ : ۸۲ تین سے نو تک کے غیر مبین اعداد کے لئے مرکب عددی اسی طرح بنتا ہے جیسے تین سے لے کر دس تک کے اعداد کے لئے جیسے بِضْعَةُ أَحْقَابٍ وَبِضْعُ حَقْلَاتٍ (کچھ بچیاں اور کچھ بچیاں)۔

۹ : ۸۲ کئی اسماء العدد کے بعد جو معدود واقع ہو اس پر آخری عدد کا اثر پڑے گا مثلاً أَلْفٌ وَتِسْعُ مِئَةٍ وَتِسْئَتٌ وَثَلَاثُونَ سَنَةً (ایک ہزار نو سو چھتیس برس) میں سَنَةً پر ثَلَاثُونَ کا اثر ہے لہذا یہ واحد اور منصوب ہے۔ اسی مرکب عددی کی عربی سِتٌ وَثَلَاثُونَ وَتِسْعُ مِئَةٍ وَ أَلْفٌ سَنَةٍ بھی استعمال ہو سکتی ہے جس میں سَنَةٍ، أَلْفٌ کی وجہ سے مجرور ہے۔

### ذخیرۃ الفاظ

رب ص : رَيْضَ (ن) رَيْضًا انتظار کرنا، تاک میں رہنا (تفعّل) انتظار کرنا

ص ور : حَمَارَ (ن) حَمَارًا آواز دینا، جھکا دینا، مانوس کرنا  
س ی ح : سَاخَ (ض) سَيْحًا - سَيْحًا شہروں میں پھرنا  
ر ی : رَامَى (ف) رَايًا رُؤْيَةً دیکھنا

س خ ر : سَخَّرَ (س) سَخَّرًا - سَخَّرًا کسی کا مذاق اڑانا (تفعیل) مغلوب کرنا  
ا ج ر : أَجْرًا (ن) أَجْرًا إِجَارَةً بدلہ دینا، مزدوری دینا، نوکری کرنا  
ف ص ل : فَضَّلَ (ض) فَضْلًا جدا کرنا (تفاعّل) دودھ چھڑانا  
ت م م : قَمَّ (ض) قَمًّا قَمًّا پورا ہونا (انعال) پورا کرنا  
ذ ر ع : ذَرَعَ (ف) ذَرَعًا کہیں سے بیج کی انگلی تک کے حصہ (ذ راع) سے پناہ  
الذَّرْعُ ہاتھ کا پھیلاؤ

س ل ک : سَلَكَ (ن) سَلَكًا - سَلَكًا داخل ہونا یا کسی شے میں کسی شے کو داخل کرنا  
ن ب ت : نَبَتَ (ن) نَبَاتًا - نَبَاتًا آگنا، سبزہ زار ہونا (انعال) آگنا  
ج ل د : جَلَدَ (ض) جَلَدًا کوڑے مارنا جَلْدًا کوڑا  
ل ب ث : لَبِثَ (س) لَبِثًا - لَبِثًا ٹھہرنا، قیام کرنا  
ع ر ج : عَرَجَ (ض، ن) عَرَجًا - عَرَجًا چڑھنا  
ن ع ج : دُنِيَ يَابَحِيرَ

### مشق نمبر ۷۸

مندرجہ ذیل عبارتیں قرآنی کا ترجمہ کریں :

- (۱) إِنَّ إِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ (۲) فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ
- وَسَبْعَةِ إِذَا رَجَعْتُمْ (۳) يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا (۴)
- فَخَلَدَ أَرْبَعَةً مِنَ الطَّيْرِ فَضَرُ هُنَّ الْيَك (۵) فَيَبْشُرُوا فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةً

أَشْهُرٍ (٦) فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَدَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ  
وَالْخَامِسَةَ أَنَّ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ (٧) خَلَقَ السَّمَوَاتِ  
وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ (٨) ثُمَّ اسْتَوَى إِلَى السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ  
(٩) إِنِّي أَرَى سَبْعَ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ (١٠) وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَائِقَ  
(١١) لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ (١٢) سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَثَمِينَةَ أَيَّامٍ (١٣)  
وَأَنْزَلَ لَكُمْ مِنَ الْأَنْعَامِ ثَمَانِيَةَ أَزْوَاجٍ (١٤) أَنْ تَأْجُرَنِي ثَمَانِي حَجَّجَ  
(١٥) وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى تِسْعَ آيَاتٍ (١٦) إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا  
(١٧) إِنْ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا (١٨) فَانْقَضَتْ مِنْهُ اثْنَا  
عَشْرَةَ عَيْنًا (١٩) وَحَمَلُهُ وَفِصْلُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا (٢٠) وَوَعَدْنَا مُوسَى ثَلَاثِينَ  
لَيْلَةً وَاتَّمَسْنَاهَا بِعَشْرِ فِتْنَاتٍ رَبِّهِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً (٢١) حَتَّى إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ  
وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً (٢٢) فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فِلَاطَمًا سِتِينَ مِسْكِينًا (٢٣) إِنْ  
تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ (٢٤) فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا  
سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوهُ (٢٥) إِنْ هَذَا إِلَّا حَيُّ لَكَ تَسْعُ وَتَسْمَعُونَ نَعْجَةً وَلِي  
نَعْجَةٍ وَاحِدَةٍ (٢٦) كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلٍ فِي كُلِّ سَنَابِلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ  
(٢٧) الرِّزْقَيْنِ وَالزَّائِنِ فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ (٢٨) فَلَيْتَ  
فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا (٢٩) لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ  
(٣٠) إِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ أَلَنْ يَكْفِيَكُمْ أَنْ يُبَدِّلَكُمْ رُبُّكُمْ بَشَلَّةِ أَلْفٍ مِنَ  
الْمَلَائِكَةِ مُنْزَلِينَ (٣١) تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ  
خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ

## سبق الاسباق

۱ : ۸۳ اللہ تعالیٰ کی توفیق و تائید سے آپ نے آسان عربی گرامر کے چاروں حصے مکمل کر لئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کتنی بڑی نعمت سے نوازا ہے اس کا حقیقی ادراک اس دنیا میں تو ممکن نہیں ہے۔ یہ حقیقت تو ان شاء اللہ میدانِ حشر میں عیاں ہوگی، ان پر بھی جنہیں یہ نعمت حاصل تھی اور ان پر بھی جو اس سے محروم رہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے اس فضل و کرم پر اس کا بھتا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے۔ لیکن یہ شکر قبول بھی ہونا چاہئے اور عملاً بھی۔ آپ پر اب واجب ہے کہ اس نعمت کی حفاظت کریں، اسے ضائع نہ ہونے دیں اور اس کا حق ادا کرتے رہیں۔ اس کے طریقہ کار پر بات کرنے سے پہلے کچھ باتیں ذہن میں واضح ہونا ضروری ہیں۔

۲ : ۸۳ نبی کریمؐ کا ارشاد ہے کہ اپنے آپ کو بزرگ تصور کرنا علم کی بہت بڑی آفت ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس زبان کے علم سے نوازا جسے اس نے اپنے کلام کے لئے منتخب کیا۔ یہ بہت عظیم نعمت ہے۔ لیکن اس بنیاد پر آپ ان لوگوں کو کمتر نہ سمجھیں جن کو عربی نہیں آتی۔ یہ کفرانِ نعمت ہوگا۔ کیا پتہ ان لوگوں کو اللہ نے کسی دوسری نعمت سے نوازا ہو جس کا آپ کو ادراک نہیں ہے۔ کیا پتہ کل اللہ تعالیٰ ان میں سے کسی کو اس علم کی دولت سے نوازدے اور وہ آپ سے آگے نکل جائے۔ اس لئے علم کی آفت سے خود کو بچانے کی کوشش کریں اور تکبر میں مبتلا نہ ہوں۔

۳ : ۸۳ آج کل کے سائنسدان اعتراف کرتے ہیں کہ اس کائنات کے سرار و رموز کا وہ بھتا علم حاصل کرتے ہیں اتنا ہی ان کی لاعلمی کا دائرہ مزید وسعت اختیار کر جاتا ہے۔ کچھ یہی معاملہ عربی کے ساتھ بھی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عربی دنیا کی سب سے زیادہ سائنٹفک زبان ہے۔ اس زبان کا تقریباً ہر گوشہ کسی قاعدے اور ضابطہ کا پابند ہے۔ انتہا یہ ہے کہ اس

میں استثناء بھی زیادہ تر کسی قاعدے کے تحت ہوتے ہیں۔ عربی میں خلاف قاعدہ الفاظ کا استعمال دوسری زبانوں کے مقابلے میں نہ ہونے جیسا ہے۔ اس حوالہ سے یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ اس علم کے سمندر سے ابھی آپ نے تھوڑا سا علم حاصل کیا ہے۔ جتنا آپ نے سیکھا ہے اس سے زیادہ ابھی سیکھنا باقی ہے۔

۴ : ۸۳ عربی میں استعمال ہونے والے تمام الفاظ قرآن مجید میں استعمال نہیں ہوئے ہیں۔ چنانچہ قرآن فہمی کے لئے مکمل عربی گرامر کا علم حاصل کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ صرف اس کے متعلقہ جز و کوسیکھ لینا کافی ہوتا ہے۔ اس حوالہ سے اب یہ بھی سمجھ لیں کہ اس کتاب کے چار حصوں میں عربی گرامر کے متعلقہ جز و کا مکمل احاطہ نہیں کیا گیا ہے اور ایسا قصد کیا گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ما شاء اللہ اب آپ اس مقام پر آ گئے ہیں جہاں مزید قواعد کو سمجھنے کے لئے آپ کو باقاعدہ اسباق اور مشقوں کی ضرورت نہیں ہے بلکہ اب اگر کوئی قاعدہ آپ کو بتایا جائے تو آپ آسانی سے اسے سمجھ کر ذہن نشین کر سکتے ہیں۔ ایسا اگر قرآن مجید کی آیات کے حوالے سے ہو تو مزید آسانی ہوگی۔

۵ : ۸۳ اب تک آپ نے جو کچھ سیکھا ہے اس کا حق ادا کرنے کے لئے اور مزید سیکھنے کے لئے پہلا لازمی قدم یہ ہے کہ آپ اپنے تلاوت قرآن کے اوقات میں اضافہ کریں۔ سوشل کالز اور ٹی وی کے اوقات میں کی کر کے یہ اضافہ آسانی سے کیا جاسکتا ہے۔ پھر تلاوت کے اوقات کو در و حصوں میں تقسیم کریں۔ اس کا کچھ حصہ معمول کی تلاوت کے لئے رکھیں اور باقی حصہ قرآن مجید کے مطالعہ کے لئے وقف کریں۔ اس کے لئے آپ کو ڈکشنری (لغت) کی ضرورت ہوگی۔ میرا مشورہ ہے کہ ابتدائی مرحلہ میں ”مصباح اللغات“ استعمال کریں۔ جو لوگ دو ڈکشنریاں حاصل کر سکتے ہیں وہ ساتھ میں ”مفردات القرآن“ بھی استعمال کر لیں تو بہتر ہوگا۔

۶ : ۸۳ قرآن مجید کا مطالعہ کرتے وقت سب سے پہلے الفاظ کی بناوٹ پر غور کر کے تعین

کریں کہ اس کا مادہ، باب اور صیغہ کیا ہے، نیز یہ اسم یا فعل کی کون سی قسم ہے۔ پھر الفاظ کی عربی حالت اور اس کی وجہ کا فیصلہ کریں۔ کسی لفظ کے اگر معنی معلوم نہیں تو اب ڈکشنری دیکھیں۔ اس کے بعد جملہ کی بناوٹ پر غور کر کے مبتدا، خبر یا فعل، فاعل، مفعول اور متعلقات کا تعین کریں۔ پھر آیت کا ترجمہ کرنے کی کوشش کریں۔ اگر نہ سمجھ آئے تو کوئی ترجمہ والا قرآن دیکھیں۔ اس مقصد کے لئے شیخ اہند مولانا محمود الحسنؒ کا ترجمہ زیادہ مددگار ہوگا۔ اس طرز پر آپ صرف ایک پارہ کا مطالعہ کر لیں تو ان شاء اللہ آپ کو یہ صلاحیت حاصل ہو جائے گی کہ قرآن مجید سن کر یا پڑھ کر آپ اس کا مطلب سمجھ جائیں گے۔ اگر کہیں رکاوٹ ہوگی تو زیادہ تر کسی لفظ کا معنی نہ معلوم ہونے کی وجہ سے ہوگی۔

۷ : ۸۳ اب آخری بات یہ سمجھ لیں کہ ہمارے بزرگوں نے قرآن مجید کے جو ترجمے کئے ہیں وہ عوام الناس کے لئے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے یہ فرض کر کے ترجمہ کیا ہے کہ ان کے قاری کو عربی گرامر نہیں آتی۔ اس لئے باریکیوں کو نظر انداز کر کے انہوں نے مفہوم سمجھانے پر اپنی توجہ کو مرکوز کیا ہے۔ اب تھوڑی سی عربی پڑھنے کے بعد آپ پر لازم ہے کہ اپنے بزرگوں کے ترجموں پر تنقید کرنے سے مکمل پرہیز کریں۔ ورنہ کوئی نہ کوئی بیماری آپ کو لاحق ہو جائے گی اور الٹا لینے کے دینے پڑ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو توفیق دے کہ ہم اس کی نعمت کا شکر ادا کر کے اس کو راضی کریں :

رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ

أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَذِلِّ لِي عُيُنِي يُرَحِمَكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ

حلف الرحمن خان

۲۵ ربیع الثانی ۱۴۱۹ھ

۱۹ اگست ۱۹۹۸ء